عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

ذیقعدہ ۱۴۲۱ھ
فروری ۲۰۰۱ء

شمارہ ۱۱ ○ جلد ۳۷/۴

مرزا غلام احمد قادیانی کی آسمانی شادی کی عبرت انگیز کہانی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مرزا غلام احمد قادیانی

اسلامی نظریاتی کونسل ۔ سفارشات پر عمل کب ہوگا

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی خرد و عقل کی کسوٹی پر

مرزا غلام احمد قادیانی کی تضاد بیانیاں

حاصل مطالعہ : بکھرے موتی

مولانا ضیاء القاسمیؒ، حضرت مولانا عبدالشکور ترمذیؒ، مولانا قاضی محمد نواز خانؒ کا سانحہ ارتحال

بانی۔ مجاہد ختم نبوت، حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ نمبر 11 جلد نمبر 37/4

قیمت فی شمارہ ———— ۱۰

سالانہ ———— ۱۰۰

بیرون ملک

۱۰۰۰ روپے پاکستانی

زیر سرپرستی

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد مدظلہ

پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

نگران اعلیٰ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

چیف ایڈیٹر

صاحبزادہ طارق محمود

[illegible]

حافظ احمد عثمان شاہد ایڈووکیٹ

[illegible]

رانا محمد طفیل جاوید

[illegible]

قاری محمد حفیظ اللہ

بیاد

- امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
- مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
- مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
- مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
- حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
- فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
- شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
- شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
- حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
- حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
- حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
- حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا صاحبزادہ عزیز احمد
مولانا مفتی جمیل خاں	مولانا بشیر احمد
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا خدا بخش شجاع آبادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا احمد بخش
مولانا محمد نذیر عثمانی	مولانا غلام حسین
مولانا فقیر اللہ اختر	چوہدری محمد اقبال
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا غلام مصطفیٰ
مولانا محمد طیب فاروقی	مولانا محمد قاسم رحمانی

رابطہ، دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ ملتان، پاکستان

ناشر، صاحبزادہ طارق محمود، مطبع تشکیل پرنٹرز ملتان

مقام اشاعت، جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس شمارے میں

اسلامی نظریاتی کونسل! سفارشات پر عملدرآمد کب ہوگا!	اداریہ	3
مولانا ضیاء القاسمی کا سانحہ ارتحال	ادارہ	6
حضرت مولانا عبدالشکور ترمذیؒ کی وفات	ادارہ	7
صوفی عنایت علی کا وصال	ادارہ	9
بکھرے موتی	مولانا اللہ وسایا	11
مرزا غلام احمد قادیانی کی آسمانی شادی کی عبرت انگیز کہانی	مولانا محمد اقبال	15
حاجی خلیل احمد لدھیانویؒ	صاحبزادہ طارق محمود	26
مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی	سید شجاعت علی گیلانی	30
قادیانی جماعت اور زہر خوردنی	مولانا فقیر اللہ اختر	45
عیسیٰ علیہ السلام اور مرزا غلام احمد قادیانی	ادارہ	49
ابلیس قادیان	جانباز مرزا	52
مرزا غلام احمد قادیانی کی تضاد بیانیاں	مولانا محمد قاسم رحمانی	53
مولانا قاضی محمد نواز خان کا سانحہ ارتحال	اعجاز احمد	55
جماعتی سرگرمیاں!	ادارہ	59
تبصرہ کتب	ادارہ	62
حاجی حق نواز صدیقی کا سانحہ ارتحال	ادارہ	63
دینی معلومات	مولانا محمد طیب فاروقی	64

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

اسلامی نظریاتی کونسل!!!

سفارشات پر عملدرآمد کب ہوگا؟

اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر شیر محمد زمان نے صدر مملکت محمد رفیق تارڑ کی زیر صدارت منعقد ہونے والے 141 ویں اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جمعۃ المبارک کی چھٹی بحال کرنے‘ اسلامی تعلیمات پر مبنی نظام تعلیم رائج کرنے‘ پاکستان ٹیلی ویژن سے فحاشی کا خاتمہ کرنے‘ سودی سکیموں پر پابندی لگانے اور ذرائع ابلاغ سے اسلامی و پاکستانی روایات کا تحفظ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل ایک اہم اور معتبر ادارہ ہے۔ اس کا قیام 1973ء کے آئین کے تحت عمل میں آیا تھا۔ کونسل کا بنیادی مقصد ملکی قوانین کو قرآن و سنت کی روشنی میں ان سے ہم آہنگ کرنا تھا۔ آئینی تقاضوں کے مطابق اسلامی نظریاتی کونسل کی تجاویز اور سفارشات کو پارلیمنٹ میں پیش کرکے ان کی روشنی میں قانون سازی کا اہتمام کرنا حکومت وقت کا کام ہے۔ افسوس کہ ہر حکومت نے اسلامی نظریاتی کونسل جیسے اہم ادارے سے بے اعتنائی اختیار کیے رکھی۔ قرآن و سنت کے ماہرین‘ قانون و تعلیم کے ماہرین اور فنی شخصیات کے بجائے برسر اقتدار جماعتوں نے سیاسی وابستگیوں کی بنیاد پر من پسند لوگوں کو اس ادارے کا ممبر بنایا۔ ماضی میں اس ادارے سے وابستہ ممبران کا کام تنخواہیں وصول کرنا تھا جبکہ ان کی کارکردگی محض نشستن‘ گفتن‘ برخاستن تک محدود تھی۔ اسلامی نظریاتی کونسل پر ایک دور ایسا بھی آیا کہ پیپلز پارٹی کے ضلع کی سطح کے کارکنوں کو اس کا ممبر بنایا گیا۔ بعض نام نہاد ماہرین تعلیم و قانون کا روزگار اس اہم قومی ادارہ سے وابستہ رہا۔ اسلامی نظریاتی کونسل کو فعال ادارہ بنانے کی بجائے ایک نمائشی ادارہ کے طور پر پیش کیا جاتا رہا۔ ہر حکومت نے لاکھوں

روپے کا بجٹ مخصوص کر کے اسے برقرار رکھا تاکہ عوام کی آنکھوں میں دھول جھونک کر یہ تاثر دیا جاسکے کہ کونسل کی سفارشات پر ملکی قوانین کو قرآن وسنت کے ضابطہ میں ڈھالا جارہا ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل میں جب کبھی مستند علماء آئے اور حقیقی ماہرین کی خدمات حاصل کی گئیں تو انہوں نے بلاشبہ بہترین سفارشات مرتب کیں۔ لیکن ہوا یہ کہ ان کی ساری محنت کو سردخانوں میں ڈال دیا گیا۔ ہر حکومت نے اسلام سے بے وفائی اور بے اعتنائی کو شعار بنائے رکھا۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی مرتب کردہ سفارشات پر عمل درآمد کرنے کی بجائے انہیں ایوان صدر' وزیراعظم ہاؤس یا پارلیمنٹ ہاؤس کی لائبریریوں میں نوادرات کے طور پر رکھ کر ان کا مذاق اڑایا جاتا رہا۔

صدر مملکت کی جانب سے اسلامی نظریاتی کونسل کے حالیہ اجلاس کا افتتاح اس ادارے کی افادیت واہمیت کے اعتراف کے مترادف ہے۔ بدقسمتی سے ملک کا آئین معطل ہے۔ اصل حکومت فوج کی ہے۔ پارلیمنٹ بھی غفرلہ ہوچکی ہے۔ اس کی بحالی کا کوئی امکان بظاہر نظر نہیں آتا۔ صرف صدر مملکت ہی منتخب حیثیت سے فرائض منصبی سرانجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے اجلاس سے خطاب کے دوران اعتراف کر کے پاکستان کے اسلامی تشخص کے حوالہ سے سچ کہا ہے کہ ملک کو درپیش مسائل کا واحد حل اسلامی نظام سے وابستہ ہے۔ گذشتہ پچاس برسوں سے ہماری منزل ہی تعین نہیں ہوسکی۔

تمام حکومتی نظام کے تجربے ناکام ہوچکے ہیں۔ ملک سیاسی' معاشی' اقتصادی اور معاشرتی بحرانوں کا شکار ہے۔ پاکستان دوقومی نظریہ کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا تھا۔ جب تک یہاں قرآن وسنت کا نظام نافذ نہیں ہوتا معاشی ناہمواری' دولت کی غیر منصفانہ تقسیم' انصاف کا حصول ممکن نہیں۔ صدر صاحب نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ بظاہر خوشنما ہیں اور ان کی باتیں زبانی جمع خرچ کے لئے تو کافی ہیں لیکن جب تک وہ اپنا آئینی کردار ادا نہیں کرتے اور عملاً قرآن وسنت کا نظام نافذ کرنے کی کوشش نہیں کرتے اس وقت تک ہمارے مسائل حل نہیں ہوسکتے اور نہ ہی اصلاح وفلاح میں پیش رفت ہوسکتی ہے۔ گذشتہ پچاس برس سے ہر حکومت نے اسلام کا نام استعمال کیا ہے۔ پاکستان کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے خوبصورت نام سے بیرونی دنیا میں متعارف کروایا جاتا ہے۔ لیکن صورتحال یہ ہے کہ ابھی تک قرآن وسنت سے متصادم قوانین ختم نہیں کئے جاسکے۔ جنرل ضیاء الحق مرحوم کے دور میں اسلامائزیشن کے لئے کچھ پیش رفت ضرور ہوئی تھی۔ اسلامی تشخص کے حوالہ سے چند ایک اقدام قابل تحسین تھے لیکن وہ بھی مکمل طور پر اسلامی نظام کے نفاذ

میں کامیاب نہ ہو سکے۔ الا ماشاءاللہ!

پاکستان اگر اسلامی ریاست ہے تو اس کا نظام تعلیم، نظام معیشت اور طرز معاشرت بھی اسلامی ہونا چاہیے۔ اسلامی نظام تعلیم ہماری قومی وملی ضرورت ہے۔ نظام تعلیم کے معاملہ میں ہم ابھی تک لارڈ میکالے کے محتاج رہے ہیں۔ ہمارا نظام تعلیم اور نصاب تعلیم دونوں ہماری نظریاتی اساس سے ہم آہنگ نہیں۔ اسلامی نظریاتی کونسل میں صرف علماء ہی نہیں بلکہ جدید علوم وفنون کے ماہرین سکالر بھی شامل ہوتے ہیں۔ معلوم نہیں اسلامی نظریاتی کونسل تعلیمی نظام کو اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ کرنے میں کہاں تک کامیاب ہوئی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ جدید علوم، سائنس ٹیکنالوجی سے وابستہ نوجوان حقیقی معنوں میں مسلمان ہوں تاکہ وہ آنے والے وقت میں اسلامی اور قومی جذبوں سے سرشار ہو کر خدمت کر سکیں۔ اکیسویں صدی میں داخل ہونے کے باوجود ہم ترقی پذیر ممالک کے مقابلے میں تعلیمی میدان میں بہت پیچھے ہیں۔ سرکاری سطح پر تعلیمی شعبہ میں عدم دلچسپی کے باعث پرائیویٹ سیکٹر میں تعلیمی تدریسی اداروں کے قیام سے تعلیم تجارت بن گئی ہے۔ انگلش میڈیم سکولوں اور جدید ٹیکنالوجی کے نام پر قوم کو لوٹا جارہا ہے۔ پرائیویٹ سطح پر خدمت اور عبادت کے جذبہ کے تحت چلنے والے اداروں کی کوئی حکومتی حوصلہ افزائی نہیں بلکہ ایسے اداروں کے لئے مختص امداد محکمہ کے افسران ملی بھگت سے ہضم کر جاتے ہیں۔ نظام تعلیم کے لئے انقلابی اقدامات کی ضرورت ہے اور نصاب تعلیم کو نظریاتی بنیاد، قومی سوچ، مادری زبان کے مطابق مرتب کرنے کی ضرورت ہے۔

جس طرح ہمارا نظام تعلیم دور غلامی کی یادگار ہے اس طرح ہمارا نظام معیشت بھی وقت کے تقاضوں سے یکسر مختلف نوعیت کا حامل ہے۔ ہمارا نظام معیشت تو مستقل بحرانوں کی کیفیت میں مبتلا ہے۔ موجودہ حکومت چونکہ این جی اوز کے نمائندوں پر مشتمل ہے اس لئے ہماری معیشت اور مالیاتی نظام بین الاقوامی مالیاتی اداروں کے رحم وکرم پر ہے۔ ملک بھر میں سودی سکیموں پر پابندی اب بہت ضروری ہو گئی ہے۔ سود کی لعنت کو ایک سازش کے تحت مسلم معاشرے پر مسلط کر کے دینی اسلامی روح کو مجروح کیا جارہا ہے۔ سود سے پاک معیشت کے ضمن میں اسلامی نظریاتی کونسل نے چند برس پہلے قابل قدر سفارشات کا مربوط خاکہ پیش کیا تھا۔ فرانس کے علاوہ چند ایک یورپی ممالک سود سے پاک نظام معیشت اپنا رہے ہیں۔ ایک ہم ہیں کہ مسلمان کہلوانے کے باوجود سود کی لعنت سے چھٹکارا پانے سے قاصر ہیں۔ بین الاقوامی اور ملکی

سطح پر اقتصادی بدحالی معاشی بحران اور کاروباری دنیا میں بے برکتی کی وجہ سودی لین دین ہے۔

ذرائع ابلاغ میں اس وقت کلیدی کردار ٹیلی ویژن کا ہے۔ یہ بھی ہماری بدقسمتی ہے کہ ہمارے ٹیلی ویژن کا قبلہ ابھی تک درست نہیں ہو سکا۔ الیکٹرانک میڈیا نئی نسل کی اخلاقی تباہی و بربادی میں زہر قاتل ثابت ہو رہا ہے۔ ڈش انٹینا' انٹرنیٹ' کیبل کے ذریعہ ملک میں فحاشی کا سیلاب آیا ہوا ہے۔ بھارت بلاشبہ ثقافتی یلغار کی بازی جیت گیا ہے۔ بھارتی فلموں نے ہماری نئی نسل کے ذہنوں میں زہر گھول دیا ہے۔ اسلامی ثقافت کے حوالہ سے ہمارے ذرائع ابلاغ بالخصوص ٹیلی ویژن کا کردار انتہائی مایوس کن ہے۔ اب تو صورتحال یہ ہے کہ باپ بیٹی اکٹھے ڈرامہ نہیں دیکھ سکتے۔ رہی سہی کسر خاندانی منصوبہ بندی اور ایڈز کے اشتہارات نے نکال دی ہے۔ ان اشتہارات نے اخلاقی اقدار کا جنازہ نکال دیا ہے۔ اکثر بچے والدین سے ان اشتہارات کے حوالہ سے سوال پوچھ کر انہیں شرمندہ کر دیتے ہیں۔ سگریٹ اگر مضر چیز ہے تو اس کے اشتہار کی ضرورت ہی کیا ہے۔ نئی نسل کی گمراہی' بے راہ روی میں اضافہ کا باعث منی سینما گھر' وڈیو گیم' بیوٹی پارلر بھی ہیں۔ نیو ایئر نائٹ' بسنت کی سرکاری سطح پر حوصلہ افزائی قابل مذمت ہے۔ اسلام میں تعطیل کا کوئی تصور نہیں تاہم جمعہ کی چھٹی سے ہمارا اسلامی تشخص نمایاں ہونا فطری امر ہے۔ ہمارے ہاں بدقسمتی سے بالخصوص سماجی تقریبات شادی بیاہ سالگرہ وغیرہ کا انعقاد جمعہ کے دن ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے جمعہ کی تعطیل کا حقیقی مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اگر حکومت جمعہ کی تعطیل کرے تو نجی و سرکاری تقریبات کے انعقاد پر پابندی عائد ہونی چاہئے۔

مولانا ضیاء القاسمی کا سانحہ ارتحال

سپاہ صحابہؓ سپریم کونسل کے چیئرمین' اقلیم خطابت حضرت مولانا ضیاء القاسمی 63برس کی عمر میں 29 دسمبر جمعۃ المبارک سہ پہر قضائے الٰہی سے وفات پاگئے۔ مولانا مرحوم چند ماہ سے صاحب فراش تھے۔ مرض شوگر کے باعث گردے متاثر ہو گئے تھے۔ تبدیلی گردہ کے تحت اگلے روز اسلام آباد روانگی کا پروگرام تھا۔ لیکن پیغام اجل آگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

مولانا ضیاء القاسمی 1937ء میں بھارت کے شہر جالندھر میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد مولانا عبدالرحیم اپنے علاقے کے معروف عالم دین تھے۔ جو ان کے بچپن میں وفات پاگئے تھے۔ تقسیم کے بعد مولانا والدہ صاحبہ کے ساتھ فیصل آباد کے نواح سمندری میں آگئے۔ پرائمری تک گاؤں کے سکول میں

تعلیم حاصل کی۔ ابتدائی تعلیم ادھوری چھوڑ کر مولانا مرحوم کو فیصل آباد کے معروف دینی ادارے اشاعت العلوم میں داخل کرادیا گیا۔ مولانا ضیاء القاسمی نے دورہ حدیث مدرسہ قاسم العلوم ملتان سے کیا۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد مولانا نے خطابت شروع کردی۔ ابتداً مائی دی جھگی بستی کی ایک چھوٹی سی مسجد میں جمعہ پڑھانا شروع کیا۔ جلد ہی مدنی مسجد غلام محمد آباد میں منتقل ہوگئے۔ کچھ مدت یہاں خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ موجودہ مسجد گول کے میدان میں جمعہ پڑھانا شروع کیا تو ایک فرقہ کی مخالفت اور مخاصمت کے باعث ان کی خطابت کے جوہر کھلنے لگے۔ یہیں سے مولانا مرحوم کی خطابت کا شہرہ ہوا۔ جلد ہی ان کا شمار ملک کے صف اول کے خطیبوں میں سے ہونے لگا۔

مولانا ضیاء القاسمی کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ اوصاف وکمالات سے نوازا تھا۔ مرحوم اپنی ذات میں ایک انجمن' ایک ادارہ اور ایک تحریک تھے۔ جمعیت علماء اسلام' تنظیم اہل سنت اور سپاہ صحابہ میں مولانا نے گراں قدر خدمات سرانجام دیں جنہیں مدتوں یاد رکھا جائے گا۔ مولانا نے ہر دینی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ مولانا ضیاء القاسمی بارہا پابند سلاسل کیے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں عزم وارادہ میں پختگی' زبان وبیان میں تاثیر اور اخلاص کی دولت سے مالا مال کیا تھا۔ وہ جذبہ جوش وخروش اور ولولہ انگیز شخصیت کے مالک تھے۔ مولانا مرحوم آج کل شیعہ وسنی مسئلہ میں فعال اور مثبت کردار ادا کررہے تھے۔ زندگی بھر کے نشیب وفراز کے بعد ان کے پاس وسیع تجربہ تھا۔ ان کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ مدتوں پورا نہ ہوسکے گا۔

ادارہ لولاک صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی' صاحبزادہ طاہر محمود قاسمی' صاحبزادہ خالد محمود قاسمی کے علاوہ پورے خاندان' متعلقین' متوسلین کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ ادارہ دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مولانا مرحوم کے صاحبزادگان کو مولانا کے نقش قدم پر چلنے اور ان کی اعلیٰ روایات کا امین بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

مولانا مفتی سید عبدالشکور ترمذی کی وفات

یادگار اسلاف متبحر عالم دین' مفتی وفقیہ' بزرگ رہنما' حضرت مولانا قاری سید عبدالشکور ترمذیؒ یکم جنوری 2001ء کی شام اچانک دل کی تکلیف سے انتقال فرماگئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون ۔

اگلے روز حضرت مولانا مشرف علی تھانوی کی اقتدا میں ہزاروں بندگان خدا نے آپ کی نماز جنازہ پڑھی اور آپ کو اپنے قائم کردہ جدید ادارہ میں سپرد خاک کردیا گیا۔ رحمت حق آپ پر شبنم فشانی کرے۔

حضرت مولانا سید عبدالشکور ترمذیؒ کے والد گرامی حضرت مولانا مفتی عبدالکریم گمتھلویؒ خانقاہ تھانہ بھون کے مفتی تھے۔ حضرت مولانا عبدالشکور ترمذیؒ نے اس ماحول میں پرورش پائی۔ ابتدائی تعلیم بھی وہاں سے حاصل کی۔ تکمیل علوم اسلامی کے بعد برصغیر کی معروف دینی درسگاہ دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے اور شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے حدیث شریف کی تعلیم حاصل کی۔ فراغت کے بعد تھانہ بھون میں کچھ عرصہ پڑھاتے رہے۔ پاکستان بننے کے بعد اپنے والد گرامی کے ساتھ ساہیوال سرگودھا میں تشریف لائے۔ 1955ء میں جامعہ حقانیہ کے نام سے قصبہ ساہیوال میں ادارہ کی بنیاد رکھی۔ جو اس وقت: "اصلها ثابت وفرعها فی السماء۔" کا مصداق ہے۔ آپ کے چاروں صاحبزادے حافظ و قاری و عالم ہیں۔ ساہیوال قصبہ کی سب سے بڑی جامع مسجد حقانیہ ہے۔ حضرت مولانا عبدالشکور ترمذیؒ اپنی تعمیر کردہ اسی مسجد میں نصف صدی تک تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ آپ کا ملک بھر کے علماء و مشائخ میں ایک خاص مقام تھا۔ پانچ ہزار فتویٰ جات آپ کے ہاتھ سے جاری ہوئے۔ الحمدللہ! جن کی نقول محفوظ ہیں۔ جو آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ کا سامان ہوں گے۔ حضرت مولانا عبدالشکور ترمذیؒ شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کے شاگرد اور حکیم الامت حضرت تھانویؒ کے مرید تھے۔ حضرت مولانا عبدالشکور ترمذیؒ کی ذات گرامی مدنی، تھانوی، علم و فضل کے دو سمندروں میں سنگم کی حیثیت رکھتی تھی۔ مولانا مرحوم کی یہ خوبی رہی کہ مولانا نے ان دونوں "اعزازات" کو نبھایا اور خوب نبھایا اپنے دونوں اکابر کے صحیح مقام و منصب کو سمجھ کر ہر دو حضرات کے مشن میں ساعی رہے۔ اس وقت حضرت مولانا عبدالشکور ترمذیؒ کا شمار اکابر علماء میں ہوتا تھا۔ تمام دینی حلقوں میں ان کا بے پناہ احترام پایا جاتا تھا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دعا گو تھے ہر چھوٹے بڑے مجلس کے متعلقین سے محبت و اخلاص کا تعلق تھا۔ امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے احترام کرتے تھے۔ خانقاہ سراجیہ زیارت و حصول دعا کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ مجلس کے مبلغین سے آپ کا پیار دیکھ کر حوصلہ پیدا ہوتا تھا۔ مجلس کے قائم کردہ ادارہ مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کئی بار تشریف لائے۔ تحریک ختم نبوت 1953ء میں کئی ماہ جیل کی "سنت یوسفی" پر عمل پیرا

ہوئے۔ ہر فتنہ کے خلاف تحریری و تقریری جہاد کرتے تھے۔ آپ کی چھوٹی بڑی کتاب و مقالہ جات ڈیڑھ صد کے قریب ہوں گے۔ رد قادیانیت پر آپ کے دوچار مقالہ جات ہیں۔ انشاء اللہ العزیز میسر آنے پر ہفتہ وار ختم نبوت کراچی و ماہنامہ لولاک میں شائع کریں گے۔

مولانا سید عبدالقدوس ترمذی اس وقت جامعہ حقانیہ کے مہتمم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے باپ کا جانشین بنائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا محمد اکرم طوفانی نے رفقاء سمیت جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت قبلہ مولانا عزیز الرحمن جالندھری کی قیادت میں مجلس کے وفد نے تعزیت کی سنت ادا کی۔ حق تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں۔ مرحوم کی وفات علم کی وفات ہے۔ حق تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائیں۔ آمین ثم آمین!

صوفی عنایت علی دنیاپوری کا وصال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دنیاپور ضلع لودھراں کے امیر اور معروف سماجی شخصیت محترم صوفی عنایت علی صاحب دسمبر 2000ء مطابق رمضان المبارک 1421ھ بروز سوموار اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محترم صوفی عنایت علی صاحب ہوشیارپور کی راجپوت برادری سے تعلق رکھتے تھے جو پاکستان بننے کے بعد دنیاپور چک نمبر 6 میں آکر آباد ہوگئے تھے۔ موصوف نے ایف اے تک تعلیم حاصل کی۔ پھر فیصل آباد چلے گئے۔ وہاں ہی رشتہ ازدواج میں منسلک ہوگئے۔ کچھ عرصہ بعد پھر دنیاپور شہر آکر کاروبار شروع کیا۔ بہت ہی مجاہد' انتھک' محنتی اور مخلص رہنما تھے۔ مقامی طور پر مساجد و مدارس کا انتظام و انصرام خدمت گزاری' سماجی طور پر غریب عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کوشش ان کی گھٹی میں پڑے ہوئے تھے۔ اس معاشرہ میں مظلوم کی زندگی اجیرن بنادی گئی ہے۔ محترم صوفی صاحب نے ہر مظلوم کی اعانت کو اپنا فرض سمجھ کر اپنے ذمہ لے لیا تھا۔ اس سے آپ کو حق تعالیٰ نے ہر دلعزیز شخصیت بنادیا تھا۔

عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے آپ کی مساعی آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ آپ کے وجود سے قادیانیت تھرتھراتی تھی۔ آپ کا نام سن کر قادیانیوں کو سانپ سونگھ جایا کرتا تھا۔

1974ء کی تحریک ختم نبوت میں قادیانیوں کے خلاف مثالی خدمات انجام دیں۔ دن رات ایک کرکے عوام کی ذہن سازی کی۔ قادیانیوں کے خلاف جلوس نکالا۔ قادیانی ان دنوں شوخ و گستاخ گھوڑے کی

طرح پروں پر پانی نہیں پڑنے دیتے تھے۔ دنیا پور تھانہ میں تھانیدار تنگ مزاج تھا۔ کریلا اور نیم چڑھا کی مثال صادق آتی۔ قادیانی جماعت اور تھانیدار نے مل کر سازش تیار کی کہ پرامن جلوس پر تشدد کیا جائے۔ یا ان کو اتنا ہراساں کیا جائے کہ قادیانیوں کے خلاف جلوس نکلنے بند ہو جائیں۔ دیہاتی ماحول جلوس کے شرکاء کی گرفتاری عمل میں آئی ساٹھ کے قریب شرکاء گرفتار ہوئے تھانہ کی حوالات کا کمرہ اتنا تنگ تھا کہ 60 آدمی کھڑے بھی نہ ہو سکتے تھے۔ ان سب کو کمرہ میں پریس کر کے کھڑا کر دیا گیا اور بڑی مشکل سے دروازہ بند کیا۔ اتنے چھوٹے کمرہ میں اتنے زیادہ آدمیوں کے باعث تمام شرکاء کو رات کھڑے ہو کر گزارنی پڑی۔ صبح قادیانی زمیندار کرسی پر آکر بیٹھ گئے تھانیدار بھی ان کے ساتھ اکڑ فوں کرتا آبیٹھا۔ ایک ایک آدمی کو نکالتے تھانیدار "پولسیا زبان" اور ذرا دھمکا کر تھانہ سے بھگا دیتا۔ صوفی صاحب کی باری آئی تو باہر نکلتے ہی تھانیدار کے سر ہو گئے۔ ہم عاشق رسول ہیں تم قادیانیوں کے ایجنٹ ہو شرم نہیں آتی قادیانیوں کو تم نے کرسی پر بٹھا رکھا ہے۔ بغیر ایف آئی آر کے ساری رات غیر قانونی طور پر حراست میں رکھا۔ ہمارا جلوس قانون کے دائرہ میں تھا۔ تم نے غیر قانونی حرکت کی۔ آپ کی للکار پر قادیانی تو نو دو گیارہ ہو گئے۔ تھانیدار کی ہوائیاں اڑ گئیں۔ غرض قانونی طور پر قادیانیوں کا تعاقب مقدمات کی پیروی آپ نے جاری رکھی۔ قادیانی مریل گھوڑے کی طرح دم خم سے عاری ہو گئے۔ صوفی صاحب مرحوم بہت ہی خوبیوں کے انسان تھے۔ انسان دوست تھے۔ شرافت و سادگی کا پیکر تھے۔ حق تعالیٰ مغفرت کرے۔ تین جوان بیٹے ہیں۔ صادق علی، شاہد علی، زاہد علی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے باپ کا جانشین بنائے۔ بہت بڑا جنازہ ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری جنازہ و تدفین میں شریک ہوئے۔

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قصتہ المہدی قال یجی الیہ الرجل فیقول یا مہدی اعطنی قال فیحثی لہ فی ثوبہ استطاع ان یحملہ رواہ الترمذی مشکوۃ ص ۴۷۰ ج ۲

ترجمہ:۔ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مہدی علیہ السلام کے قصے کے بارے میں ارشاد فرمایا ان کے پاس ایک شخص آئے گا اور کہے گا مجھ کو دو ۔ سو دونوں ہاتھوں سے اتنا بھر بھر کے دیں گے جتنا وہ اپنے کپڑے میں بھر کرلے جا سکے گا۔

حاصل مطالعہ

بکھرے موتی

تحریر: مولانا اللہ وسایا!

تذکرہ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام

قرآن مجید میں سیدنا آدم علیہ السلام کا نام مبارک پچیس مرتبہ آیا ہے۔ سورۃ بقرہ میں پانچ مرتبہ۔ آل عمران میں دو مرتبہ۔ مائدہ میں ایک مرتبہ۔ الاعراف میں سات مرتبہ۔ الاسراء میں دو مرتبہ۔ کہف، مریم میں ایک ایک مرتبہ۔ طٰہ میں پانچ مرتبہ۔ یٰسین میں ایک مرتبہ۔ قرآن مجید میں انبیاء علیہم السلام کے تذکروں میں سب سے پہلے تذکرہ حضرت آدم علیہ السلام کا آیا ہے۔

عورت اور پسلی

بخاری و مسلم کی روایت ہے: "استوصوا بالنساء فان المراہ خلقت من ضلع. الحدیث" "عورتوں سے نرمی وخیر خواہی سے پیش آؤ۔ اس لئے کہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ اس کا مطلب ابن اسحٰق" نے تو یہ بیان کیا ہے کہ حضرت حوا حضرت آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے پیدا کی گئیں مگر حضرت علامہ قرطبیؒ" نے اس کا معنی یہ کیا ہے کہ دراصل عورت کو پسلی سے تشبیہ دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ عورت کی خلقت کی ابتداء پسلی سے کی گئی ہے۔ اس کا حال پسلی ہی کی طرح ہے اگر اس کی کجی کو سیدھا کرنا چاہو گے تو وہ ٹوٹ جائے گی جس طرح پسلی کے ترچھے پن کے باوجود اس سے کام لیا جاتا ہے اور اس کے خم کو دور کرنے کی کوشش نہیں کی جاتی اسی طرح عورتوں کے ساتھ نرمی اور رفق کا معاملہ کرنا چاہئے ورنہ سختی کے برتاؤ سے خوشگواری کی جگہ تعلق کی شکست و ریخت کی صورت پیدا ہو جائے گی۔

(بحوالہ فتح الباری ج۶ ص ۲۸۳)

فرشتے اور جنات

انسان کی طرح ملائکہ (فرشتے) اور جنات بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ چنانچہ مخلوقات دو قسم کی ہیں۔ ذوی العقول و غیر ذوی العقول۔ ذوی العقول مخلوق تین ہیں۔

نمبر ایک.......... انسان۔ نمبر دو.......... جن۔ نمبر تین.......... فرشتے۔

قرآن مجید میں فرشتوں کا ذکر ۸۸ مرتبہ چھیاسی آیات میں اور جن' **جِنّہ** کا ذکر قرآن مجید میں بتیس مرتبہ اکیس آیات میں آیا ہے۔ ملائکہ اور جنات کا تذکرہ قرآن مجید کی کن کن آیات میں ہے۔ قصص القرآن ج اص ۵۲'۵۵ پر اس کی تفصیل ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

ہابیل و قابیل

سیدنا آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں کا بغیر نام کے تذکرہ قرآن مجید میں ہے کہ ایک کی قربانی قبول ہوئی۔ دوسرے کی رد تو دوسرے نے پہلے کو قتل کر دیا۔ البتہ تورات میں ان کا ہابیل و قابیل نام بیان کیا گیا ہے۔ قابیل نے ہابیل کو ظلماً قتل کر دیا۔ یہ پہلا قتل تھا جو نوع انسانی میں قابیل سے سرزد ہوا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ :

"جب کہیں دنیا میں کوئی قتل ہوتا ہے تو سب سے پہلا قاتل (قابیل) بھی اس گناہ میں شریک ہوتا ہے کیونکہ اس فعل حرام کی اس سے ابتداء ہوئی تھی۔" (مسند احمد)

(دمشق کے شمال میں جبل قاسیون پر ایک زیارت گاہ ہے جو مقتل ہابیل کے نام سے مشہور ہے۔)

غرض انسان کو اپنی زندگی میں ہرگز کسی گناہ کی بنیاد نہیں رکھنی چاہئے ورنہ جب تک وہ گناہ کیا جاتا رہے گا اس گناہ کا بانی برابر گناہ میں شریک ہوگا۔ جیسے کسی نے سینما بنایا۔ خود مر گیا مگر جب تک سینما لوگ دیکھتے رہیں گے اس کا بانی برابر گناہ میں شریک قرار دیا جائے گا۔ انسان کو نیک کام کی بنیاد ڈالنی چاہئے تاکہ جب تک وہ نیک کام ہوتا رہے اسے نیکی ملتی رہے جیسے کنواں' مسجد' مدرسہ ہسپتال' سرائے وغیرہ..........!

ابی عبداللہ الحاکم

حضرت الامام الحافظ ابی عبداللہ الحاکم "مستدرک حاکم" کے مصنف کی پیدائش ۳ ربیع الاول

بروز پیر ۳۲۱ ہجری نیشاپور میں ہوئی۔ وفات صفر ۴۰۵ ہجری میں ہوئی۔ وفات کا واقعہ خوب ہے۔ غسل کر کے حمام سے باہر تشریف لائے۔ تہبند باندھا ہوا اور گلے میں کرتا بھی نہیں ڈالا تھا۔ درد بھرا لفظ "آہ!" فرمایا اور اللہ کو پیارے ہوگئے۔ الحافظ القاضی ابو بکر الحیری نے آپ کا جنازہ پڑھایا۔ حضرت حسن بن اشعث القرشی نے آپ کو خواب میں دیکھا کہ خوبصورت عالیشان عمدہ گھوڑے پر سوار ہیں اور فرمارہے ہیں کہ نجات ہوگئی۔ الحمدللہ!

حسن بن اشعث فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ کس امر کے باعث نجات ہوئی تو حضرت حاکم نے فرمایا کہ: "حدیث کی خدمت کے صدقہ میں۔"

حاکم کو حاکم اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ جرجان کے قاضی رہے تھے۔ انہوں نے بخاری و مسلم کی شرائط پر جو صحیح احادیث تھیں مگر ان کتابوں (بخاری و مسلم) میں درج نہ ہو سکیں ان کو آپ نے اپنی کتاب مستدرک علی الصحیحین میں جمع کر دیا ہے۔ غرض بخاری و مسلم کی سطح کی یہ کتاب ہے۔

تقریر کے لئے وظیفہ

ہمیشہ تقریر کے لئے باوضو ہونا ضروری ہے ورنہ برکت نہیں ہوتی۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ! زندگی بھر بغیر وضو کبھی بیان نہیں کیا۔ ایک بار ایک جلسہ پر جاتے ہوئے راستہ میں گاڑی خراب ہوگئی۔ بہت دیر سے جلسہ گاہ پہنچے رفقاء نے پہنچتے ہی اعلان کر دیا۔ وضو نہ تھا۔ تقریر کے لئے کھڑا ہوا ایک لفظ نہ کہہ سکا گویا دماغ کی سلیٹ سے سب کچھ صاف کر دیا گیا۔ معذرت کر کے بیٹھ گیا پہلی بار ایسے ہوا تھا۔ تعجب ہوا۔ غور کیا تو یاد آیا کہ وضو نہ تھا اس لئے قدرت نے کمال کرم سے ایک لفظ بھی بغیر وضو کے کہنے کی توفیق نہ دی۔ فلحمدللہ!

(۲)............ وضو کے ساتھ ساتھ اگر وقت ہو تو دو رکعت صلوٰۃ الحاجت پڑھ کر دعا کر لی جائے کہ اللہ تعالیٰ موثر پیرایہ میں حق و سچ کہنے کی توفیق سے نوازیں۔

(۳)............ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم سے ایک بار عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ اول آخر طاق بار درود شریف پڑھ کر درمیان میں: "اللهم نور قلبي بعلمك واستعمل بدني بطاعتك" ۲۱ بار تقریر سے پہلے پڑھ لیا کریں۔ بہت ہی مبارک ہے۔

(۴)............ایک بار محترم حافظ احمد بخش دامت برکاتہم مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان نے فرمایا کہ اول آخر درود شریف سات بار درمیان میں الحمد شریف سات بار پڑھ کر آنحضرت ﷺ کی روح مبارک کو ایصال ثواب کر کے تقریر کریں تو موثر ہے۔

اس پر جب عمل کیا بہت ہی زود اثر پایا۔ البتہ اتنا اضافہ کیا کہ یہ پڑھ کر آنحضرت ﷺ کی روح پر فتوح کو ایصال ثواب کے لئے لفظ یہ استعمال کرتا ہوں کہ :

”خطیب الانبیاء آنحضرت ﷺ کی روح مبارک کو اس کا ثواب ایصال کیا۔“

آپ ﷺ کے وصف مبارک ”خطیب الانبیاء“ کے صدقہ میں میرے بیان کو موثر فرما۔ اس کا نقد فائدہ ملتا ہے۔ نقد قبولیت دیکھی۔ یہ وظیفہ کسی مجلس میں بتایا تو ایک عالم دین نے فرمایا کہ خطیب الانبیاء تو فلاں روایت میں حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق مذکور ہے (تفصیل و حوالہ یاد نہیں) بندہ نے عرض کیا کہ آنحضرت ﷺ کی حدیث شریف ہے کہ قیامت کے دن جب تمام انبیاء چپ ہوں گے تو مجھے بولنے کی اجازت دی جائے گی۔ اس بنیاد پر میں ”خطیب الانبیاء“ آنحضرت ﷺ کے لئے استعمال کرتا ہوں۔ ان سے تو یہ عرض کر دیا لیکن دل میں خلش رہی کہ کہیں ایسا کہنا شاید غیر صحیح ہو۔

الحمد للہ! آج مستدرک حاکم ج ۱ ص ۷۷ پر روایت مل گئی۔ حضرت ابی کعبؓ سے مرفوعاً منقول ہے کہ :

” اذا کان یوم القیامة کنت امام النبیین وخطیبهم ۔ “﴿ترجمہ :...... آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن نبیوں کا امام اور ان کا خطیب ہوں گا۔﴾

غرض اس حدیث شریف کی رو سے آنحضرت ﷺ امام النبیین خطیب النبیین ہیں : ”صلی اللہ علیه وسلم وعلیٰ آله واصحابه وسلم ۔“

۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کا ایک گروہ حق پر قائم رہ کر مخالفتوں سے قیامت تک لڑتا رہے گا یہاں تک کہ عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے پس ان کا امیر مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کرے گا کہ نماز پڑھائیں تو وہ فرمائیں گے کہ نہیں اس امت کی فضیلت کی وجہ سے تم ہی میں بعض پر بعض امیر ہوں گے۔

نوٹ ۔ حضرت عیسیٰ اور حضرت مہدی بالکل دو مختلف شخصیتیں ہیں۔

قادیانی نبی کی آسمانی شادی

مرزا غلام احمد قادیانی کی آسمانی شادی کی عبرت انگیز کہانی

تحریر: مولانا محمد اقبال

کسی آدمی کا شادی کے لئے کسی لڑکی کا انتخاب کرنا اور اس کے لئے پیغام دینا کوئی معیوب بات نہیں لیکن ایک پچاس سالہ بوڑھے کا ایک کم سن بچی پر نظر کر کے اس کی طلب و ہوس میں دن رات تڑپنا کسی شریف آدمی کا کام نہیں ہے۔ پھر یہ مسئلہ اس وقت اور بھی شدید ہو جاتا ہے جب اس لڑکی کا والد کسی مجبوری میں اس شخص کے پاس آئے اور وہ اس شخص کی مجبوری سے فائدہ اٹھا کر اس لڑکی کو پانے کی کوشش کرے اور انکار پر طرح طرح کے لالچ اور انعام کے وعدے کرے اور پھر موت کی دھمکیوں تک اتر آئے۔ یہ پرلے درجے کی بد اخلاقی اور غنڈہ گردی سمجھی جاتی ہے اور معاشرہ ایسے شخص کو بے حیاء اور بد معاش کہتا ہے۔ پھر یہ بات اس وقت اور بھی سنگین ہو جاتی ہے جب اس قسم کی اوچھی حرکتیں کرنے والا شخص مامور من اللہ ہونے کا مدعی ہو اور اپنے آپ کو خدا کے نبی کے روپ میں پیش کر رہا ہو۔

خدا تعالیٰ کے محبوبین اور مقبولین اخلاق و کردار کی اس بلند دیوار پر کھڑے ہوتے ہیں جس پر خدا کے معصوم فرشتوں کو بھی رشک آتا ہے۔ مخالفین ان کے دعوے کی تکذیب تو کرتے ہیں لیکن کبھی انکا اخلاق زیر بحث نہیں آتا۔ شدید ترین مخالفین بھی اللہ کے محبوبین کے اعلیٰ اخلاق و کردار کو تسلیم کرتے ہیں اور انہیں امین و صادق اور عفیف مانے بغیر انہیں بھی چارہ نہیں ہوتا۔ اس کے مقابل جو لوگ خدا کے نام پر جھوٹی آواز لگاتے ہیں اور افتراء علی اللہ اور افتراء علی الرسول کے مجرم ہوتے ہیں وہ اخلاق و کردار کے اعتبار سے اس قدر گرے ہوئے ہوتے ہیں کہ کوئی بھی مہذب معاشرہ ایسے آدمی کو شریف کہنا گوارہ نہیں کرتا۔ وہ اول مرحلے پر ہی اپنے آپ کو اس قدر ننگا کر دیتے ہیں کہ ذرا سی سمجھ رکھنے والا انسان یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ جو شخص اس قدر بد اخلاق اور بد کردار ہے وہ مامور من اللہ تو کجا ایک شریف انسان کہلانے کے بھی قابل نہیں۔ جب ایک فراڈی آدمی کو کوئی شخص صالح اور پرہیز گار نہیں کہہ سکتا تو ایک بد کردار آدمی کو مامور من اللہ کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے؟ مولانا روم نے ایسے ہی فراڈی قسم کے لوگوں کے بارے میں یہ کہا تھا:

گرولی ایں است لعنت برایں ولی

قادیان کے مرزا غلام احمد قادیانی کو قادیانی لوگ خدا کا نبی اور اس کا مامور مانتے ہیں اور مسلمانوں کو کہتے ہیں کہ اس پر ایمان لاؤ گے تو جنت میں جاؤ گے اور اسے نہ ماننے والا حرام زادہ ہے۔ اہل اسلام تو سرے سے ہی اسے پرلے درجے کا جھوٹا سمجھتے ہیں اور اس کے دعویٰ کی بنا پر اسے اسلام سے باہر جانتے ہیں' لیکن جو لوگ اسے مانتے ہیں انہیں غور کرنا چاہیئے کہ انہوں نے کس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیا ہے؟ اگر قادیانی عوام علمی بحثوں کو علماء تک محدود رکھیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو اخلاق و کردار اور اس کے کریکٹر کے آئینہ میں دیکھیں تو ہمیں امید ہے کہ انشاء اللہ انہیں سیدھا راستہ پانے میں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی اور وہ بڑی سے بڑی قربانی دے کر بھی قادیانیت کا طوق اپنے گلے سے اتار پھینکیں گے۔ آج کی مجلس میں ہم بتائیں گے کہ مرزا غلام احمد قادیانی بد اخلاقی کی کس سطح پر پہنچ چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ قادیانی عوام کو سمجھنے کی توفیق دے۔ آمین!

ایک مرتبہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نظر ایک کم سن لڑکی پر پڑی جو اس کے دل کو بھا گئی۔ تحقیق پر اسے پتہ چلا کہ یہ اس کے اپنے ایک قریبی رشتہ دار کی بچی ہے۔ انہی دنوں اس بچی کے والد کو کسی ایک ضروری کام کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کے پاس آنا پڑا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے مختلف بہانوں کے ذریعہ اسے ٹالنے کا کھیل کھیلا مگر جب وہ کسی طرح بھی نہ ٹلا تو مرزا قادیانی نے کہا کہ میں ایک شرط پر تمہارا یہ کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ وہ شرط کیا تھی اسے پڑھئے:

"خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو یہ الہام ہوا ہے کہ تمہارا یہ کام اسی شرط پر ہو سکتا ہے کہ اپنی لڑکی کا نکاح مجھ سے کر دو۔" (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۳۰)

یہ شخص احمد بیگ تھا اور بچی محمدی بیگم تھی۔ احمد بیگ نے جب مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ بات سنی تو اس کے ہوش اڑ گئے کہ ایک ایسا شخص جو مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے ایک کام کے لئے میری کم سن بچی مانگ رہا ہے۔ چنانچہ اس نے مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ شرط ماننے سے انکار کر دیا اور بغیر کام کرائے واپس چلا آیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے احمد بیگ کو مختلف ذرائع سے سمجھانے اور منانے کی کوشش کی مگر غیرت مند باپ کسی طرح بھی اپنی بچی کا نکاح مرزا غلام احمد قادیانی سے کرنے کے لئے تیار نہ ہوا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اس بچی کو پانے کے لئے خدا کی وحی آنے کی خبر دی اور احمد بیگ کے خاندان کو

رحمتوں اور برکتوں کے ملنے کی خوشخبری دی' مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے :

''اس خدائے قادر مطلق نے مجھے فرمایا ہے کہ اس شخص کی دختر کلاں کے نکاح کے لئے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک و مروت تم سے اسی شرط پر کیا جائے گا اور یہ نکاح تمہارے لے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور ان تمام رحمتوں اور برکتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۰ء میں درج ہیں۔''(سیرت المہدی ص ۱۱۵ ج ا)

مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ بھی لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ :''احمد بیگ کی دختر کلاں محمدی بیگم کے لئے ان سے تحریک کر' اگر انہوں نے مان لیا تو یہ ان کے لئے رحمت کا ایک نشان ہوگا اور یہ خدا کی طرف سے بے شمار رحمت و برکت پائیں گے۔''(ایضاً ص ۱۹۵)

احمد بیگ نے ان تمام برکتوں اور رحمتوں کو ٹھکرا دیا جو اس نکاح کے نام پر اسے دی جا رہی تھیں۔

اسے یقین تھا کہ یہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نفسانی خواہشات ہے جسے وہ خدا کے نام پر پیش کر رہا ہے۔ چنانچہ اس نے کھلے عام مرزا غلام احمد قادیانی کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے رشتہ داروں کو خطوط لکھے اور انہیں مجبور کیا کہ احمد بیگ کو اس نکاح کے لئے تیار کیا جائے اور خود احمد بیگ کو ۲۰ فروری ۱۸۸۸ء کو ایک لالچ بھرا خط لکھا کہ اگر تم نے اپنی بچی کا نکاح میرے ساتھ کر دیا تو میں نہ صرف ان کاغذات پر دستخط کرنے کے لئے تیار ہوں بلکہ تمہیں جائداد بھی ملے گی اور تمہارے لڑکے کو پولیس کی ملازمت بھی دلا دوں گا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے خط کا یہ حصہ دیکھئے :

''میں اپنی طرف سے تو صرف یہی عرض کرتا ہوں کہ میں آپ کا ہمیشہ ادب و لحاظ رکھتا ہوں اور آپ کو ایک دین دار اور ایمان دار بزرگ تصور کرتا ہوں اور ہبہ نامہ پر جب لکھو حاضر ہو کر دستخط کر جاؤں اور اس کے علاوہ میری املاک خدا کی اور آپ کی ہے اور میں نے عزیزی محمدی بیگ (احمد بیگ کے لڑکے) کے لئے پولیس میں بھرتی کرانے کی اور عہدہ دلانے کی خاص کوشش و سفارش کر لی ہے تاکہ وہ کام میں لگ جاوے اور اس کا رشتہ میں نے ایک بہت امیر آدمی جو میرے عقیدت مندوں میں ہے تقریباً کر دیا ہے :''(غلام احمد لدھیانہ اقبال گنج ۲۰ فروری ۱۸۸۸ء منقول از نوشتہ غیب ص ۱۰۰)

مرزا غلام احمد قادیانی نے احمد بیگ سے یہ وعدہ بھی کیا :

''میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کی لڑکی کو اپنی زمین اور مملوکات کا ایک تہائی حصہ دوں گا

اور میں سچ کہتا ہوں کہ اس میں سے جو کچھ مانگیں گے میں آپ کو دوں گا۔" (آئینہ کمالات رُخ ' ص ۲۷۵ ج ۵)

مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ تحریر بھی دیکھیں جو وہ خدا کے نام پر پیش کر رہا ہے:

"اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی فرمائی کہ اس شخص کی بڑی لڑکی کے نکاح کے لئے درخواست کر اور کہہ دے کہ مجھے اس زمین کے ہبہ کرنے کا حکم مل گیا ہے جس کے تم خواہش مند ہو بلکہ اس کے ساتھ اور زمین بھی دی جائے گی اور دیگر مزید احسانات تم پر کئے جائیں گے بشرطیکہ تم اپنی لڑکی کا مجھ سے نکاح کر دو۔" (ایضاً ۲۷۵)

احمد بیگ نے مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ پیش کش بھی ٹھکرا دی۔ مرزا غلام احمد پھر بھی باز نہ آیا چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی نے التجاؤں کے خطوط لکھے اور کہا کہ اب جب کہ عوام میں یہ بات پھیل گئی ہے کہ خدا کی طرف سے اس رشتہ کا حکم ہے اس لئے اس میں کوئی تاخیر نہ ہونی چاہئے اس نے احمد بیگ کے نام ۷ اجولائی ۱۸۹۲ء کو یہ خط لکھا کہ:

"آپ کو شاید معلوم ہوگا یا نہیں کہ یہ پیش گوئی اس عاجز کی ہزارہا لوگوں میں مشہور ہو چکی ہے اور میرے خیال میں شاید دس لاکھ آدمی سے زیادہ ہوگا کہ جو اس پیش گوئی پر اطلاع رکھتا ہے اور ایک جہاں کی اس طرف نظر لگی ہوئی ہے۔ یہ عاجز آپ سے ملتمس ہے کہ آپ اپنے ہاتھ سے اس پیش گوئی کے پورا ہونے کے لئے معاون بنیں تاکہ خدا تعالیٰ کی برکتیں آپ پر نازل ہوں۔" (منقول از رسالہ کلمۃ الفضل ربانی ص ۱۲۳)

احمد بیگ جانتا تھا کہ یہ مرزا غلام احمد قادیانی کا جھوٹ ہے کہ خدا نے اسے اس نکاح کے لئے کہا ہے۔ اس نے مرزا غلام احمد قادیانی کی کوئی التجا نہ سنی۔ پھر مرزا غلام احمد قادیانی نے احمد بیگ کو خدا کے عذاب کی دھمکیاں بھی سنائیں احمد بیگ اسے بھی کسی خاطر میں نہ لایا اور اپنی بچی کو ایک دائم المریض اور مراقی کو دینے کے لئے ہرگز راضی نہ ہوا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کو معلوم ہوا کہ محمدی بیگم کا ایک ماموں ہے جو بہت بااثر ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے منصوبہ بنایا کہ اسے رشوت دے کر یہ رشتہ حاصل کیا جائے۔ مرزا بشیر احمد کہتا ہے کہ: "محمدی بیگم کے نکاح کا عقدہ زیادہ تر اسی شخص کے ہاتھ میں تھا اس لئے حضرت صاحب نے اس سے کچھ انعام کا

وعدہ بھی کر لیا تھا۔" (سیرت المہدی ص ۱۹۳ ج۱)

مرزا غلام احمد قادیانی جب ہر طرف سے ناکام ہوا تو اس نے احمد بیگ کو منوانے کے لئے کتنا گھناؤنا اور شرمناک طریقہ اختیار کیا اسے دیکھئے:

مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے فضل احمد کی شادی مرزا شیر علی کی لڑکی سے ہوئی تھی اور مرزا شیر علی کی بیوی (فضل احمد کی ساس) احمد بیگ کی بہن تھی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے مرزا شیر علی اور اس کی بیوی (احمد بیگ کی بہن) کو مسلسل خطوط لکھے اور ان دونوں کو اس نکاح کے حصول میں مدد کرنے کے لئے کہا اور انہیں دھمکی دی کہ اگر احمد بیگ نے اپنی بچی کی شادی مرزا غلام احمد قادیانی سے نہ کی تو وہ اپنے بیٹے فضل احمد سے کہیں گے کہ وہ اپنی بیوی (احمد بیگ کی بہن کی لڑکی جو مرزا غلام احمد قادیانی کی بہو تھی) کو طلاق دے دے۔ مرزا غلام احمد نے لدھیانہ سے ۲ مئی ۱۸۹۱ء کو جو خط لکھا۔ اس خط کا یہ حصہ پڑھئے:

"فضل احمد بھی آپ کی لڑکی کو اپنے نکاح میں نہیں رکھ سکتا۔ فضل احمد آپ کی لڑکی کو طلاق دے دے گا۔ اگر وہ طلاق نہیں دے گا تو میں اس کو عاق اور لاوارث کر دوں گا۔ آپ اس وقت کو سنبھال لیں۔" (کلمۃ الفضل ربانی ص ۱۲۶)

پھر ۴ مئی ۱۸۹۱ء کو مرزا غلام احمد قادیانی نے احمد بیگ کی بہن (محمدی بیگم کی ممانی اور فضل احمد کی ساس) کے نام بھی دھمکی بھرا خط لکھا۔ اس کا یہ حصہ ملاحظہ کیجئے:

"اپنے بھائی احمد بیگ کو جس طرح بھی تم سمجھا سکتی ہو اس کو سمجھا دو اور اگر ایسا نہ ہوگا تو آج میں نے مولوی نور الدین اور (میرے بیٹے) فضل احمد کو خط لکھ دیا ہے کہ اگر تم اس ارادہ سے باز نہ آؤ تو فضل احمد عزت بی بی کے لئے طلاق نامہ لکھ دے اور اگر فضل احمد طلاق نامہ لکھنے سے گریز کرے یا عذر کرے تو اس کو عاق کیا جاوے اور اپنے بعد اس کو وارث نہ سمجھا جاوے اور ایک پیسہ اس کو وراثت کا نہ ملے۔ اگر فضل احمد نے نہ مانا تو میں فی الفور اس کو عاق کر دوں گا اور پھر وہ میری وراثت سے ایک دانہ نہیں پا سکتا اور اگر آپ اس وقت اپنے بھائی کو سمجھا لو تو آپ کے لئے بہتر ہوگا۔" (منقول از نوشتہ غیب ص ۱۲۸)

مرزا شیر علی نے مرزا غلام احمد قادیانی کے دھمکی آمیز خط کا جواب دو دن کے اندر دے دیا۔ مرزا شیر علی کا خط دیکھئے: اس سے آپ کو مرزا غلام احمد قادیانی کو سمجھنے میں بہت حد تک مدد ملے گی۔ مرزا شیر علی نے لکھا:

"گرامی نامہ پہنچا آپ جو کچھ بھی تصور کریں آپ کی مہربانی ہے۔ ہاں مسلمان ضرور ہوں مگر آپ کی خود ساختہ نبوت کا قائل نہیں ہوں اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے سلف صالحین کے طریقے پر ہی رکھے اور اسی پر میرا خاتمہ بالخیر کرے۔ احمد بیگ کے متعلق میں کرہی کیا سکتا ہوں وہ ایک سیدھا سادہ مسلمان آدمی ہے جو کچھ ہوا آپ کی طرف ہی سے ہوا نہ آپ فضول ایمان گنواتے اور الہام بیان کرتے اور نہ مرنے کی دھمکیاں دیتے اور نہ وہ کنارہ کش ہوتا۔ آپ خیال کریں کہ اگر آپ کی جگہ احمد بیگ ہو اور احمد بیگ کی جگہ آپ ہوں تو خدا لگتی کہنا کہ تم کن کن باتوں کا خیال کر کے رشتہ دو گے۔ اگر احمد بیگ سوال کرتا اور وہ مجمع الامراض ہونے کے علاوہ پچاس سال سے زیادہ عمر کا ہوتا اور اس پر وہ مسیلمہ کذاب کے کان کتر چکا ہوتا تو کیا آپ رشتہ دیتے؟ آپ کو خط لکھتے وقت یوں آپے سے باہر نہیں ہونا چاہیئے 'لڑکیاں سبھی کے گھروں میں ہیں' کچھ حرج نہیں اگر آپ طلاق دلوائیں گے تو یہ بھی ایک پیغمبری کی نئی سنت دنیا پر قائم کر کے بدنامی کا سیاہ داغ مول لیں گے۔ باقی روٹی تو خدا اس کو بھی کہیں سے دے ہی دے گا 'ترنہ سہی خشک سہی مگر وہ خشک بہتر ہے جو پسینہ کی کمائی سے پیدا کی جاتی ہے۔ میری بیوی کا کیا حق ہے کہ وہ اپنی بیٹی (مرزا غلام احمد قادیانی کی بہو جسے اپنے لڑکے سے طلاق دلوانے کی مسلسل دھمکیاں دیتا رہا ہے) کے لئے اپنے بھائی کی لڑکی کو ایک دائم المریض آدمی کو جو مراق سے خدائی تک پہنچ چکا ہو کس طرح لڑے۔"

(خاکسار شیر علی ۴ مئی ۱۸۹۱ء)

مرزا شیر علی کے اس خط میں مرزا غلام احمد کی صحیح تصویر کھینچی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ وہ کس سطح کا آدمی ہے۔ نہ صرف یہ کہ اس کی نبوت خود ساختہ ہے بلکہ وہ اس دعویٰ میں مسیلمہ کذاب کے بھی کان کتر چکا ہے اور بلیک میلنگ میں بھی اس کا کوئی جواب نہیں ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ وہ جسمانی بیماریوں کا بھی مجموعہ ہے اور مراقی ہے۔ پھر مرزا شیر علی نے اپنے اس خط کے ذریعہ مرزا غلام احمد قادیانی پر بڑا لطیف طنز کیا ہے اور واضح کیا ہے کہ اس کی کمائی کے ذرائع کیا ہیں؟۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے سمدھی کو یہ بھی لکھا کہ وہ اپنی بیوی سے کہے کہ وہ اپنے بھائی (احمد بیگ) سے اس معاملہ پر جھگڑا کر کے بھی شادی روک دے اور کسی طرح بھی اسے میرے ساتھ نکاح کے لئے تیار کرے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے شیر علی کے نام ۴ مئی ۱۸۹۱ء کو لکھا۔

آپ احمد بیگ کو پورے زور سے خط لکھیں کہ (وہ محمدی بیگم کا دوسری جگہ نکاح کرنے سے) باز

آجائیں اور اپنے گھر کے لوگوں (یعنی بیوی وغیرہ) کو تاکید کریں کہ وہ بھائی کو لڑائی کرکے روک دیوے ورنہ مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ اب ہمیشہ کے لئے یہ تمام رشتے ناطے توڑ دوں گا۔

یہ بھائی بہن کو آپس میں لڑانے کی کوشش کیا کسی شریف آدمی کا کام ہو سکتا ہے؟ سو احمد بیگ اپنی لڑکی کو مرزا غلام احمد قادیانی کے نکاح میں دینے کے لئے کسی طرح تیار نہ تھا ادھر مرزا غلام احمد قادیانی چاہتا تھا کہ ہر قیمت پر اسے احمد بیگ کی بچی مل جائے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے آخر کار اپنے بیٹے فضل احمد کو مجبور کر دیا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے۔ اس نے بادل نخواستہ اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ مرزا غلام احمد کی پہلی بیوی اور اس کے بیٹے سلطان احمد نے مرزا غلام احمد قادیانی کا ساتھ نہ دیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی بیوی کو بھی طلاق دے دی اور اپنے بیٹے سلطان احمد کو اپنی وراثت سے محروم کر دیا۔ یہ اپنی بیوی پر سراسر ظلم اور اپنے بیٹے سے کھلی زیادتی ہے۔ کیا ایسا آدمی شریف کہلانے کے لائق ہے یہ بات قادیانیوں کے سوچنے کی ہے؟۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اس رشتہ کے لئے پھر اپنے رشتہ داروں کو خطوط لکھے اور انہیں بھی کہا کہ احمد بیگ کو اس نکاح کے لئے تیار کرو مرزا بشیر احمد لکھتا ہے کہ: "حضرت نے اس رشتہ کی کوشش میں اپنے بعض رشتہ داروں کو خطوط لکھے اور اس کے لئے بڑی جدوجہد کی۔" (سیرت المہدی ص ۲۰۵ ج ۱)

مرزا غلام احمد قادیانی سے کہا گیا کہ جب یہ خدا کی بات ہے تو اس میں اتنا شور و غل کیوں کرتے ہو اور اس کے لئے ظلم و زیادتی کہاں جائز ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اس کا یہ جواب دیا:

"اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی پیش گوئی کی جائے تو اسے بغیر کسی فتنہ اور ناجائز طریق کے اپنے ہاتھ سے پورا کرنا نہ صرف جائز بلکہ مسنون ہے۔" (حقیقت الوحی ص ۱۹۱، خ ۲۲ ص ۱۹۸)

"مرزا بشیر احمد کہتا ہے کہ کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے باوجود خدائی وعدوں کے اپنی پیش گوئیوں کو پورا کرنے کے لئے ہر جائز طریق پر کوشش نہ کی ہو۔" (سیرت المہدی ص ۱۹۳ ج ۱)

مرزا غلام احمد قادیانی کی اس بات میں کوئی وزن نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا پیغمبر جب کوئی پیش گوئی کرتا ہے تو حالات خود بخود اس کے مطابق ہوتے چلے جاتے ہیں اور پیغمبر کی کی ہوئی پیش گوئی پوری ہو جاتی ہے۔ مگر یہاں معاملہ عجیب ہے مرزا غلام احمد قادیانی نے احمد بیگ کی بچی سے نکاح کو خدا کی بات بتایا۔ اب ضروری تھا کہ وہ اس وقت تک انتظار کرتا جب خدا اپنی بات پوری کر دکھاتا مگر چونکہ یہ بات خدا کی طرف سے نہیں تھی اس کی اپنی خانہ ساز تھی اس لئے اس نے سب سے پہلے احمد بیگ کو بلیک میل کیا کہ اس کے

قانونی کاغذات پر اس وقت دستخط کرے گا جب وہ اپنی بچی کا نکاح اس سے کرے گا۔ (۲)............ مرزا غلام احمد قادیانی نے احمد بیگ کو مال کا لالچ دیا' جائداد کی پیشکش کی اور اس کے بیٹے کو محکمہ پولیس میں ملازمت دلوانے کی پیشکش کی۔ (۳)............ اس نکاح کے لئے رشتہ داروں کے ذریعہ احمد بیگ پر دباؤ ڈالا۔ (۴)............ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے بیٹے کو مجبور کیا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے یہ عورت احمد بیگ کی عزیزہ تھی۔ (۵)............ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور اپنے بیٹے کو وارثت سے محروم کیا کیونکہ وہ اس بات کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کا ساتھ نہ دیتے تھے۔ آپ ہی بتائیں کیا یہ کرتوت کسی شریف آدمی کے ہوا کرتے ہیں؟۔

محمدی بیگم کے والد احمد بیگ نے مرزا غلام احمد قادیانی کی کوئی بات نہ مانی اور اپنی لڑکی کا رشتہ جناب سلطان محمد کے ساتھ کر دیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو جب اس بات کی اطلاع ہوئی تو وہ آپے سے باہر ہو گیا اور کہا کہ چونکہ یہ رشتہ خدا نے میرے ساتھ کر دیا ہے اس لئے کسی دوسرے کو اس بات کی ہرگز اجازت نہیں کہ وہ میری آسمانی منکوحہ سے رشتہ کرے اب جو شخص بھی محمدی بیگم سے شادی کرے گا خدا کی غیرت جوش میں آئے گی اور خدا تعالیٰ ڈھائی سال کے اندر اسے مار ڈالے گا اور اس کے باپ کی بھی خیر نہ ہو گی۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کا شائع کردہ ایک اشتہار سامنے رکھیں اس نے لکھا کہ :

"اگر (احمد بیگ نے اس) نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام بہت برا ہو گا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا اور ان کے گھر میں تفرقہ اور مصیبتیں پڑیں گی اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لئے کئی غم کے امر پیش آئیں گے۔" (مجموعہ اشتہارات ص ۱۵۸ ج۱)

(۲)...... "خدا نے مجھے بتلایا ہے کہ اگر کسی اور شخص سے اس لڑکی کا نکاح ہو گا تو نہ اس لڑکی کے لئے مبارک ہو گا اور نہ تمہارے لئے' ایسی صورت میں تم پر مصائب نازل ہوں گے جن کا نتیجہ موت ہو گا تم تین سال کے اندر مر جاؤ گے اور ایسا اس لڑکی کا شوہر بھی اڑھائی سال کے اندر مر جائے گا یہ اللہ کا حکم ہے۔ (آئینہ کمالات ر'خ' ص ۵۷۳ ج ۵)

مرزا غلام احمد قادیانی نے بذریعہ وحی یہ خبر دی کہ اگر محمدی بیگم کا نکاح کہیں اور ہوا تو اس کے گھر میں تفرقہ اور مصیبتیں آئیں گی۔ محمدی بیگم کا نکاح ہوا' اب دیکھئے تفرقہ اور مصیبتیں کس گھر پر آئیں۔

(۱)............ مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے فضل احمد کا گھر برباد ہوا یہاں تفرقہ پڑا اور اس نے باپ کے کہنے پر بیوی کو طلاق دے دی۔(۲)............ مرزا غلام احمد قادیانی کے اپنے بیٹے سلطان احمد اور فضل احمد محروم الارث ہوئے اور انہیں عاق کیا گیا۔(۳)............ مرزا غلام احمد نے فضل احمد اور سلطان احمد دونوں کی والدہ کو طلاق دی اور وہ بے گھر ہوئیں۔

اب آپ ہی فیصلہ کریں کہ تفرقہ کا یہ عذاب محترمہ محمدی بیگم کے گھر آیا یا مرزا غلام احمد کا گھرانہ اس عذاب کی لپیٹ میں آیا۔ احمد بیگ نے مرزا غلام احمد قادیانی کی ان دھمکیوں کی بھی کوئی پروانہ کی اور اپنی بیٹی کا نکاح ۷ اپریل ۱۸۹۲ء کو دھوم دھام سے کیا ادھر مرزا غلام احمد کے گھر میں ماتم برپا تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے قریبی دوست تو بخوبی جانتے تھے کہ مرزا صاحب نے خدا کے نام پر جتنی باتیں کہیں ہیں اس کی کوئی حقیقت نہیں یہ سب مرزا غلام احمد قادیانی کے اپنے نفس کی خباثت ہے جسے وہ خدا کے نام پر پیش کر رہا ہے لیکن قادیان کے نادان عوام کو کس طرح سمجھایا جائے کہ ان کے نبی کی آسمانی منکوحہ کسی اور کے نکاح میں دی جا چکی ہے اور خدا کے فیصلے غالب آچکے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی میں اتنی ہمت نہ تھی کہ وہ اپنی آسمانی منکوحہ کو سلطان محمد سے چھین سکے اور نہ اس کے کسی مرید میں یہ جرات تھی کہ وہ اپنے نبی کی آسمانی بیوی کو کسی غیر کی منکوحہ ہونے سے روک سکے۔ مرزا غلام احمد قادیانی ذلت و حسرت کی تصویر بنا اپنی آسمانی منکوحہ کی رخصتی پر آنسو بہاتا رہا اور دانت پیستا رہا اور اس کے مریدوں کے منہ پر ان کی بے بسی اور شرمندگی صاف دکھائی دے رہی تھی۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اس نازک صورت حال کو دیکھتے ہوئے اعلان کیا کہ اسے خدا نے وحی کی ہے کہ اس بارے میں فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ صحیح ہے کہ خدا نے اس کا نکاح آسمان پر تمہارے ساتھ ہی پڑھایا ہے(زوجنا کھا۔ انجام آتھم ص ۶۰)وہ تمہاری ہی منکوحہ ہے اب اس دنیا میں اگر کوئی اسے اپنی منکوحہ بنا چکا ہے تو یہ اس کی عارضی منکوحہ ہوگی۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ خدا اسے مرزا غلام احمد قادیانی کی منکوحہ بنائے اور کوئی دوسرا اسے لے اڑے۔ سو وقت آئے گا کہ اس آسمانی منکوحہ کا عارضی شوہر مرے گا اور خدا پھر اسے تمہارے پاس ہی لے آئے گا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے پوری ڈھٹائی کے ساتھ یہ اعلان کیا اور اشتہاروں پر اشتہار شائع کیے تاکہ اس کی جماعت سے نکلنے والے قادیانی واپس آجائیں اور اسے اپنی آمدنی سے حصہ برابر دیتے رہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے خدا کے نام سے یہ اعلان کیا:

”خدا تعالیٰ نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ (احمد بیگ) کی دختر کلاں (محمدی بیگم) کو ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لاوے گا۔“(مجموعہ اشتہارات ص ۱۵۸ج۱)

نوٹ: یہ اشتہار ۱۰جولائی ۱۸۸۸ء کا ہے۔اس سے پہلے ۲۰فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں بھی مرزاغلام احمد قادیانی یہ لکھ چکا ہے:

”آخر وہ عورت اس عاجز کی بیویوں میں داخل ہوگی۔“(مجموعہ اشتہارات ص ۱۰۲ج۱)

مرزاغلام احمد قادیانی نے ۲مئی ۱۸۹۱ء کو پھر ایک اشتہار شائع کیا اس میں لکھا:

”اس عاجز نے بحکم والہام الٰہی یہ اشتہار دیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی مقدر اور قرار یافتہ ہے کہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح میں آئے گی۔خواہ پہلے ہی باکرہ ہونے کی حالت میں آجائے اور یا خدا تعالیٰ بیوہ کر کے اس کو میری طرف لے آوے۔“(مجموعہ اشتہارات ص ۲۱۹ج۱)

قادیانیوں کو مرزاغلام احمد قادیانی کی بات پر یقین نہیں آرہا تھا وہ جاننا چاہتے تھے کہ مرزاغلام احمد قادیانی کا خدا واقعی سچ بول رہا ہے؟ ۲۷ستمبر ۱۸۹۱ء میں مرزاغلام احمد قادیانی نے خدا کے نام پر یہ اعلان کیا کہ خدا نے کہا:

”تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات سچ ہے کہ ہاں مجھے اپنے رب کی قسم ہے یہ سچ ہے اور تم اس بات کو وقوع میں آنے سے نہیں روک سکتے ہم نے خود اس سے تیرا عقد باندھ دیا ہے میری باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا۔“(مجموعہ اشتہارات ص ۳۰۱ج۱)

مرزاغلام احمد قادیانی جہاں یہ دیکھتا کہ اس کے اپنے لوگ اس کی بات پر اعتبار نہیں کر رہے ہیں اور آہستہ آہستہ اس کی جماعت کو چھوڑ رہے ہیں تو وہ فوراً خدا کے نام سے ایک اعلان سنادیتا۔ ۶ستمبر ۱۸۹۴ء کو اس نے پھر سے ایک اشتہار شائع کیا اور لکھا کہ:

”خدا اس کو پھر تیری طرف لائے گا یعنی آخر وہ تیرے نکاح میں آئے گی اور خدا سب روکیں درمیان سے اٹھادے گا خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔“(ایضاً ص ۴۳ج۲)

”انہی دنوں کسی نے مرزاغلام احمد قادیانی سے مذاق میں کہہ دیا کہ آپ کی آسمانی منکوحہ زندہ نہیں رہی اس لئے اب تو امید چھوڑ دیجئے۔مرزاغلام احمد قادیانی نے کہا کہ مذاق مت کرو مجھے معلوم ہے

کہ وہ عورت زندہ ہے اور آخر کار یہ میری ہو کر رہے گی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے ضلع گورداسپور کی عدالت میں جو حلفیہ بیان دیا ہے اس میں بھی اس کی جھلک پائی جاتی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا وہ عورت زندہ ہے وہ میرے نکاح میں ضرور آئے گی یہ خدا کی باتیں ہیں ٹلتی نہیں ہو کر رہیں گی۔"(منظور الٰہی ص ۲۴۵ منظور الٰہی قادیانی)

جوں جوں محمدی بیگم کی شادی کے دن بڑھتے جارہے تھے مرزا غلام احمد قادیانی کی پریشانی بھی دن بدن بڑھ رہی تھی اس کے مرید اس سے بدظن ہو رہے تھے مگر مرزا غلام احمد قادیانی محمدی بیگم کی محبت اور اس کی طلب میں اس قدر دیوانہ ہو گیا تھا کہ اسے کسی بات کا ہوش نہ تھا' جب کبھی اس مسئلہ کا تذکرہ ہوتا مرزا غلام احمد قادیانی فوراً کہہ دیتا کہ اسے خدا نے بتادیا ہے کہ یہ عورت آخر کار اس کی ہو کر رہے گی۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ بیان دیکھئے:

"میں نے بڑی عاجزی کے ساتھ خدا سے دعا کی تو اس نے مجھے الہام کیا کہ وہ بیوہ کی جائے گی اور پھر اس کو ہم تیری طرف لائیں گے اور کوئی اس کو روک نہ سکے گا۔"(کرامات الصادقین ر'خ' ص ۱۶۲ ج ۷)

مرزا غلام احمد قادیانی کی مذکورہ تصریحات اور پھر اس کی تشریحات سے یہ بات واضح ہے کہ محترمہ محمدی بیگم کی شادی ہو جانے کے باوجود مرزا غلام احمد قادیانی نے اس خاتون کی آبرو کا کوئی خیال نہیں کیا اور سالہا سال تک ایک غیر محرم خاتون کی عزت کو اچھالنے کا مشغلہ جاری رکھا۔ آپ ہی بتائیں کہ کیا مرزا غلام احمد قادیانی کو اس کی اجازت تھی کہ وہ کسی کی منکوحہ کے بارے میں بار بار یہ اشتہار شائع کرے کہ وہ میری بیوی بنے گی' میرے گھر آئے گی' اس کا شوہر مرے گا' وہ میری ہی منکوحہ ہے کچھ ہی ہو جائے اسے میرے ہی پاس آنا ہے۔ ہر شریف آدمی اس قسم کی باتیں کرنے والے شخص کو بڑا بے شرم آدمی کہتا ہے مگر افسوس کہ قادیانیوں نے اسے خدا کے نبی کا درجہ دے رکھا ہے۔ چہ نسبت خاک را بعالم پاک

(بشکریہ دارالعلوم دیوبند)

بیاد رفتگاں

حاجی خلیل احمد لدھیانویؒ

تحریر: صاحبزادہ طارق محمود

مجنوں جو مرگیا جنگل اداس ہے

گذشتہ دنوں حاجی خلیل احمد لدھیانویؒ بھی راہی ملک عدم ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

کس کی بنی ہے اس عالم ناپائیدار میں

حاجی خلیل احمد لدھیانویؒ مرنجاں مرنج' وضع دار' مہمان نواز' اعلیٰ ذوق کے باعث بڑے دھان پان والے انسان تھے۔ مرحوم ظرافت ولطافت کا پیکر تھے۔ بذلہ سنجی' حاضر دماغی' لطیفہ سازی اور برجستہ گوئی میں ان کا جواب نہ تھا۔ جس محفل میں ہوتے جان محفل بن جاتے۔ اب جب کہ وہ بہت دور جاچکے ہیں اپنی یادوں اور باتوں کے ایسے انمٹ نقوش چھوڑ گئے ہیں کہ ان کا حلقہ یاراں انہیں کبھی فراموش نہ کرسکے گا۔ عالم تصورات میں حاجی صاحب یہ کہتے محسوس ہوتے ہیں:

خدا کی قسم بہت یاد آیا کروں گا
کہو گے کہ وہ جان محفل کہاں ہے

حاجی خلیل احمد لدھیانویؒ کی ذات کی پہچان پیغام حج سے عبارت تھی۔ ڈگلس پورہ فیصل آباد میں بہت مدت پہلے انہوں نے ادارہ "پیغام حج" قائم کیا۔ اس زمانہ میں حاجی خلیل احمد لدھیانویؒ کا عروج بھی قابل دید تھا۔ حاجیوں کی خدمت اور رہنمائی زندگی بھر ان کا مشن رہا۔ حاجی خلیل احمد لدھیانویؒ نے زندگی میں تقریباً 40 سے زائد بار حج کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حرمین شریفین کی زیارت کا یہ غیر معمولی اعزاز ان کی بخشش کے لئے کافی ہے۔ ایک بار حاجی صاحب حج پر جانا چاہتے تھے دوسری طرف کوئی فنی روکاوٹ تھی۔ جس کی بنا پر ان کا حجاز مقدس کا سفر مشکوک نظر آرہا تھا۔ راقم نے تشویش کا اظہار کرتے

ہوئے پوچھا حاجی کیا بنے گا؟ اپنے مخصوص انداز میں کہنے لگے:

"میاں! اساں رب نال بڑ آں کے رکھی اے۔ حج تے ضرور جاواں گا۔" (ہم نے رب کے ساتھ بنا کر رکھی ہے۔ حج پر ضرور جاؤں گا۔)

اور یہی ہوا حاجی صاحب آخری روز حج پر روانہ ہوگئے۔ واپس آئے تو راقم سے کہنے لگے:

"دعا کر آیا ہوں کہ اے اللہ جب تک میرے جسم میں جان ہے اپنے در پر آنے سے نہ روکنا۔ کیونکہ تیرے سوا کوئی در نہیں۔"

محفل آرائی حاجی خلیل احمد لدھیانویؒ کا محبوب مشغلہ تھا۔ ظرافت و لطافت ان کی جیب کی گھڑی اور ہاتھ کی چھڑی تھی۔ جہاں ہوتے جب چاہتے لطائف کا مینا بازار سجا دیتے۔ انہیں اردو، پنجابی کے سینکڑوں اشعار ازبر تھے۔ ترنم بلا ترنم انہیں خطیبوں کی نقل میں کمال کا ملکہ حاصل تھا۔ حاجی صاحب خود عالم یا خطیب نہ تھے لیکن علما کا علم اور خطبا کی خطابت ان کی ذات میں بدرجہ اتم موجود تھی۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، مولانا عبداللہ درخواستیؒ اور بالخصوص مولانا محمد علی جالندھریؒ کی تقاریر کے شہ پارے ان کے ہاں محفوظ تھے۔ کبھی کبھار سناتے تو رنگ باندھ دیتے۔ راقم نے کئی بار سوچا کہ ان نوادرات کو ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ یا تحریری صورت میں محفوظ کرلوں لیکن افسوس کہ اپنی بے ڈھنگی مصروفیات کے باعث ایسا نہ ہو سکا۔ راقم نے ایک دفعہ مناسک حج کے حوالہ سے مسئلہ پوچھا۔ حج سے انہیں عشق تھا۔ حج ہی تو مرحوم کی پسندیدہ اور محبوب عبادت تھی۔ مسئلہ پوچھنا تھا کہ حاجی صاحب پھڑک اٹھے پھر حضرت مدنیؒ کے حوالہ سے مناسک حج کے فضائل و مناقب کے ساتھ ساتھ ان کی شرعی حیثیت پر ایسا فصیح و بلیغ سیر حاصل تبصرہ کیا کہ جمعۃ المبارک کے لئے تقریر تیار ہوگئی۔

حاجی خلیل احمد لدھیانویؒ نے دینی ماحول میں آنکھیں کھولی تھیں۔ علمائے لدھیانہ سے تعلق خاطر تھا۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو دیکھا تو انہی کے ہو کر رہ گئے۔ شاہ جیؒ کی وجہ سے احرار میں آئے اور پھر احرار ان کے خون میں رچ بس گئی۔ حاجی صاحب نے احرار کی روایات کو مرتے دم تک برقرار رکھا۔ احرار سے وابستگی کی وجہ سے احراری رہنماؤں سے تعلقات ایک فطری امر تھا۔ لیکن جس شخصیت نے

انہیں اپنا گرویدہ بنایا وہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ تھے۔ میں نے بار بار دیکھا کہ شاہ جیؒ کا ذکر آتا تو حاجی صاحب کا چہرہ اشکبار ہو جاتا۔ ماضی کو یاد کر کے آہ کھینچتے' حال پر افسوس اور مستقبل کے لئے خدا حافظ کہہ کر چپ ہو جاتے۔

حاجی خلیل احمد لدھیانویؒ کی آنکھوں نے جن سحر آفرین شخصیات کو دیکھا اور ان سے فیض صحبت حاصل کیا وہ اپنے قول و فعل اور کردار کی ایسی بلندیوں پر تھیں کہ ان کے بعد کوئی کیسے بچ سکتا تھا؟

حاجی صاحب نے ایک مرتبہ ماضی اور حال کے علماء کے حوالہ سے تجزیہ کرتے ہوئے خوب کہا تھا:

"عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور دوسرے اکابرین کے پیچھے پولیس پھرتی تھی۔ آج کل کے علماء کے آگے پولیس رہتی ہے۔"

حاجی خلیل احمد لدھیانویؒ کی محفل میں پرانے بزرگوں کی باتیں شنید کے قابل تھیں۔ اکابرین دیوبند سے انہیں عشق تھا۔ کسی ایک کا ذکر آجاتا تو مرحوم ان کی یادوں اور باتوں کے دیوان سجا دیتے۔ مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ' مولانا مفتی محمودؒ اور خاص طور پر مولانا محمد علی جالندھریؒ سے ان کے نیاز مندانہ تعلقات تھے اور یہ بزرگ جب فیصل آباد آتے ان کے غریب خانہ کو رونق بخشتے۔ حاجی خلیل احمد لدھیانویؒ نے ایک مرتبہ محفل میں مولانا محمد علی جالندھریؒ کی سادگی اور اخلاص کا واقعہ سنایا کہ کھر ڑیانوالہ میں ختم نبوت کانفرنس تھی۔ مولانا محمد علی جالندھریؒ اچانک رات کو میرے ہاں پہنچے۔ انہوں نے ململ کا معمولی کرتہ اور تہبند پہن رکھی تھی۔ ہاتھ میں کپڑے کا تھیلا تھا۔ فرمانے لگے گھر میں جو کچھ ہے جلدی سے کھلا دو اور میرے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ حاجی صاحب نے بتایا کہ وقت کم تھا۔ بس پہ جاتے تو پہنچنا مشکل تھا۔ میں نے کھر ڑیانوالہ کے لئے رکشا کرایہ پر حاصل کیا اور چل دیئے۔

حاجی خلیل احمد لدھیانویؒ نے دینی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مرحوم نے 1953ء کی تحریک ختم نبوت میں جگرداروں کا ثبوت دیا اور پورے جوش و خروش کے ساتھ تحریک میں حصہ لیا۔ جھنگ سے گرفتار ہوئے اور بورسٹل جیل لاہور میں قید کاٹی۔ 1977ء کی تحریک نظام مصطفیٰ میں بھی حاجی صاحب نے حصہ لیا اور بم قیدی کی حیثیت سے خاصی شہرت پائی۔ حاجی صاحب فیصل آباد سے نکلنے والے جلوسوں میں شامل ہوتے۔ اس تحریک میں حاجی صاحب کو 16 اپریل کی شب اور امانت ملک کو 8 مئی کو گرفتار کیا گیا۔ ان پر بم بنانے کا الزام تھا۔ ملک صاحب کے دیگر چھ ساتھیوں کو بھی پولیس نے اس کیس میں

دھر لیا۔ امانت ملک اور ان کے ساتھیوں پر سی آئی اے میں جسمانی تشدد کیا گیا پھر انہیں شاہی قلعہ لاہور منتقل کر دیا گیا۔ حاجی خلیل احمد لدھیانویؒ کو مختلف تھانوں میں مہمان رکھا گیا۔ پھر سی آئی اے سٹاف میں رکھ کر پولیس نے ان پر تشدد کرنا چاہا لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکی۔

حاجی خلیل احمد لدھیانویؒ کو عقیدہ ختم نبوت سے عشق تھا۔ اسی وجہ سے وہ ختم نبوت کے ہر پروگرام میں شرکت فرماتے۔ پبلک پارک چنیوٹ میں ہر سال ختم نبوت کانفرنس میں اہتمام سے شریک ہوتے۔ 1982 میں جب چنیوٹ کانفرنس کو چناب نگر منتقل کیا گیا تو مسلمانوں کا جوش و خروش دیدنی تھا۔ حاجی خلیل احمد لدھیانویؒ نے فیصل آباد سے پیدل قافلہ لے کر چناب نگر جانے کا اعلان کر دیا۔ ان کے ہمراہ بیسیوں افراد پیدل چل دیئے۔ حاجی صاحب نے بڑھاپے کے باوجود پیدل سفر جاری رکھا۔ حاجی صاحب اپنے رفقاء سمیت جونہی مسلم کالونی جلسہ گاہ پہنچے فضا نعرہ تکبیر اللہ اکبر' تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ جلسہ گاہ میں موجود سامعین نے کھڑے ہو کر حاجی صاحب کا استقبال کیا۔ حضرت الامیر مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم جو اجلاس کی صدارت فرما رہے تھے انہوں نے حاجی صاحب کا ماتھا چوما اور دیر تک دعائیں دیتے رہے۔

وفات سے ایک ماہ قبل راقم مولانا اللہ وسایا کے ہمراہ حاضر ہوا تو حاجی صاحب نے حسب معمول آب زم زم سے تواضع کی۔ فرمایا کرتے تھے میرے سٹاک میں 1947ء سے 1999ء تک ہر سال کا آب زم زم موجود ہے۔ کافی دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔ ہم اٹھے تو کہنے لگے :

!!دعا کرو اللہ تعالیٰ خاتمہ ایمان پر کرے!!

میں نے معانقہ کیا تو محسوس ہوا جیسے ان کا جسم کہہ رہا ہو :

اب میری صحت تو اک گرتی ہوئی دیوار ہے

27 اگست کی صبح اچانک اطلاع ملی کہ حاجی خلیل احمد لدھیانویؒ وفات پا گئے۔ بڑے قبرستان میں شیخ الحدیث مولانا نذیر احمد نے ان کی وصیت کے مطابق جنازہ پڑھایا۔ نماز جنازہ سے قبل مولانا محمد ضیاء القاسمی نے اپنے رفیق کو خراج عقیدت پیش کیا۔ محفلوں کو کشت زعفران بنانے والا خوشگوار یادیں چھوڑ کر ایک ایسے سفر پر روانہ ہو گیا جہاں سے کوئی لوٹ کر نہیں آیا کرتا۔

☆......☆......☆

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی

عقل و خرد کی کسوٹی پر

تحریر: سید شجاعت علی گیلانی

دعاوی ...... مرزا قادیانی نے بتدریج کئی دعوے کئے اور ہر دعوے سے قبل نئی حکمت عملی کے ساتھ اپنے بعد کے دعوے کے لئے فضا سازگار بنانے کے لئے اپنے عقیدے کو نئے روپ میں ڈھالا۔ جیسے مجدد بنا تو تجدید دین کی ضرورت واہمیت کے پیش نظر نیا عقیدہ لوگوں پہ ظاہر کیا۔ آخری دعویٰ نبوت کا تھا اور وہ بھی بتدریج پہلے بروزی، ظلی، غیر تشریعی، تشریعی، پھر رسول، پھر رسول اللہ ﷺ سے اور جملہ انبیاء اور رسل سے افضل۔

مرزا کے نبوت کے جملہ دعوے قرآن وحدیث کے منافی ہیں۔ مسلمان کے لئے رسالت پہ ایمان کے ساتھ ساتھ ختم نبوت پر ایمان ضروری ہے اور جب کوئی کذاب ودجال خود کو نبی ظاہر کرے تو صحیح العقیدہ مسلمان پہ لازم ہے کہ وہ نہ صرف اس شخص کو نہ مانے بلکہ صراحتاً اس کی تکذیب کر کے اپنے ایمان کو پختہ کرے۔

آئمہ اربعہ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ ایسا دعویٰ کرنے والا مطلقاً کافر ہے اور اس کے کفر میں شک کی گنجائش نہیں۔ چونکہ نبوت ختم ہے دعویٰ نبوت کی گنجائش نہیں۔ اس لئے امام ابو حنیفہؒ کا قول ہے کہ جو مدعی نبوت سے اس کی نبوت کی دلیل طلب کرے وہ شخص بھی ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ لہٰذا اس بات کی قطعاً گنجائش نہیں کہ کسی مرزائی کو مرزا کی نبوت کے دعویٰ والے موقف کی صفائی کی اجازت دی جائے۔ علاوہ ازیں جب اس معاملے میں پوری چھان بین، بحث وتکرار اور مرزا ناصر کی ناکامی پر قانون ساز ادارے میں ایک مستقل قانون سازی ہو چکی ہے تو پھر اس کے بعد موقف اور صفائی اس قانونی عمل کو چیلنج کرنے کے مترادف ہے۔ یہاں یہ بات بھی واضح رہے کہ اس قانون سازی کے بعد فیڈرل شریعت کورٹ میں پٹیشن نمبر 17/1/84 اور 2/L/84 فیصلہ 28-10-84 کے تحت قانونی چارہ جوئی کے جواب میں

عدالت عالیہ کا مفصل فیصلہ حرف آخر ہے اور دوبارہ موقف کی وضاحت توہین عدالت کے مترادف ہے۔

2 .... ایک مستقل آئین سازی اور پھر قانون مروجہ کی مختلف دفعات کے ذریعہ قادیانیوں کو تبلیغ اور شعائر اسلام کے استعمال سے روکا گیا ہے اور یہ امر مرزائیوں کے اسمبلی میں اور عدالت میں اختیار کردہ موقف کی روشنی میں اب بنیادی حقوق کے زمرے میں نہیں آتا۔ وضاحت متعلقہ ریکارڈ میں موجود ہے۔

3 .... یہ بات اوپر واضح ہوچکی ہے کہ مسلسل سو سال تک علماء اپنی تقریروں‘ تحریروں (اخبارات‘ رسائل اور کتب) کے ذریعے اسلام کے موقف اور مرزائیت کے کفر کو واضح کرتے آئے ہیں اور معمولی پڑھا لکھا آدمی بھی اس کو جانتا ہے۔ پھر اتمام حجت کے طور پر پاکستان کے سب سے بڑے قانون سازی کے ادارے میں مرزا ناصر اپنی جماعت کے سرکردہ لوگوں کے ہمراہ پاکستان کے اس وقت کے اٹارنی جنرل کے مرزا کی تحریروں کے حوالے سے اٹھائے گئے نقاط کے جواب نہ دے سکے اور زبان حال سے مرزا کے کفر کو مان لینے کے بعد متفقہ طور پر ایک تاریخی فیصلے کے ذریعے مرزائیت کی بحث اور دلائل کو ہمیشہ کے لئے دفن کردیا۔ نامعلوم اب حنیف محمود (قادیانی) کو دوبارہ کیوں مرزا قادیانی کی کلی کھلوانے کا شوق پیدا ہوگیا۔ کیونکہ آپ کے باطل نبی (مرزا قادیانی) نے اپنی زندگی میں وہ کرتوت کئے ہیں اور وہ خرافات لکھیں ہیں۔ جنہیں دیکھ کر ایک شریف النفس مرزائی بھی کانوں کو ہاتھ لگانے پر مجبور ہوجاتا ہے۔

میری ان تمام مرزائی (قادیانی‘ لاہوری) حضرات سے گزارش ہے کہ خدارا علماء کے دیئے ہوئے حوالے مرزا کی تحریروں میں جواب شیطان کی آنت کی مانند روحانی خزائن میں بند ہیں کھول کر دیکھیں۔ واللہ حق ثابت ہوجائے گا۔

وفاقی شرعی عدالت میں پٹیشن نمبر 17/I/84 اور 2/L/84 میں بڑے زور کے ساتھ مرزائیوں نے جو دلائل اپنے کفر کو دھونے کے لئے دیئے تھے‘ وکلاء اسلام نے اسی شدومد کے ساتھ نہ صرف ان کے دلائل کو مات کیا بلکہ وہ واضح اور روشن دلائل پیش کئے ہیں جو سلیم الفطرت انسان کی حق کی طرف راہنمائی کے لئے بے مثال ہیں۔ قومی اسمبلی کی کارروائی بھی احقاق حق کے اکثیر ہے۔ مگر اس کے باوجود بعض مرزائیوں کی ڈھٹائی پر تعجب ہوتا ہے کہ خود مرزا کی تحریروں کی نفی کرتے ہو۔ برائے ایسے خودساختہ اور پرفریب دلائل پیش کرتے ہیں کہ اللہ کی پناہ۔ گویا وہ ایک بار پھر تصفیہ شدہ دلائل پر بحث کی

دعوت عام دیتے ہیں جو لایعنی بھی ہے اور بے محل بھی ہے۔ بالفاظ دیگر وہ اس بات پر مجبور کرتے ہیں کہ مرزا کی زندگی کے پر فریب حالات' مسخروں والے کردار اور مالخولیا کے مریض کی ابحاث کو عوام کے سامنے ایک بار پھر دہرا لیا جائے۔ مرزا کی بعض ایسی تحریریں بھی روحانی خزائن کا حصہ ہیں جن کو کوئی شریف آدمی نہ پڑھ سکتا ہے نہ لکھ سکتا ہے۔ لہذا میری دست بستہ گذارش ہے کہ عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہوئے مکاری کے ساتھ جھوٹ کو سچ لکھ کر مسلمانوں کو فریب نہ دیں۔ یہ سب معاملات طے ہو چکے ہیں اور اب قصہ تمام ہے۔ اب ضرورت نہیں کہ جہاد کے منکر مرزا کو جہادی ثابت کیا جائے یا انگریز کے ایجنٹ پروردہ اور وظیفہ خوار مرزا کو دوبارہ پاک صاف ثابت کیا جائے یہ سب طے ہو چکا ہے اور ریکارڈ پہ موجود ہے۔

4............جہاں تک مرزائیوں کی مرزا کے بارے میں یہ صفائی بیان ہوتی ہے کہ وہ مدعی نبوت تھا' خاتم الانبیاء کا عقیدہ رکھتا تھا' صدیقیت سے اعلیٰ مقام تھا' حضور ﷺ کا محب تھا' اس کا مذہب کلمہ طیبہ والا تھا' جہاد کا منکر نہیں تھا اور وہ انگریز کا ایجنٹ اور پروردہ نہیں تھا' ان سب پر بہت بحث ہو بھی چکی ہے اور ہو بھی سکتی ہے۔ تاہم پہلے مرزا قادیانی کا تعارف اس کی اپنی کتابوں سے۔ ارشاد ہے :

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص 97)

﴿﴾......خدا تعالیٰ نے آج سے 36برس پہلے میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے۔ (تتمہ حقیقت الوحی ص 67ایک غلطی کا ازالہ ص 4)

﴿﴾......اگر میں کوئی علیحدہ شخص نبوت کا دعویٰ کرنے والا ہوتا تو خدا تعالیٰ میرا نام محمد اور احمد اور مصطفیٰ' مجتبیٰ نہ رکھتا۔ ہر باب میں وجود محمد میں مجھے داخل کر دیا۔ (نزول مسیح حاشیہ ص 5)

﴿﴾......چنانچہ آدم' ابراھیم' نوح' موسیٰ' داؤد' سلیمان' یوسف' یحیٰ' عیسیٰ وغیرہ تمام نام براہین احمدیہ میں میرے رکھے گئے اور اس صورت میں گویا تمام انبیاء گذشتہ اس امت میں دوبارہ پیدا ہو گئے۔ (نزول مسیح حاشیہ ص 4)

﴿﴾......"من گفتم کہ حجر اسود منم" میں نے کہا کہ حجر اسود میں ہوں۔ (حقیقت الوحی ص 41حاشیہ اربعین 4ص 16)

﴿۞﴾......خدا نے اپنے الہامات میں میرا نام بیت اللہ رکھا۔ (حاشیہ اربعین ص 16)

﴿۞﴾......براہین احمدیہ میں اول خدا نے میرا نام مریم رکھا۔ (حقیقت الوحی' حاشیہ ص 337' 339' کشتی نوح ص 66' تریاق القلوب ص 155)

مرزا قادیانی کا نام غلام احمد ولد مرزا غلام مرتضیٰ تھا۔

مرزا سکھوں کے آخری ایام میں گورداسپور کے قصبہ قادیان میں پیدا ہوا۔ تاریخ پیدائش کتاب البریہ ص 134 میں ہے :اب میری ذاتی سوانح یہ ہیں کہ میری پیدائش 1839ء یا 1840ء میں سکھوں کے آخری دور میں ہوئی۔ تریاق القلوب میں مرزا قادیانی 1840ء میں پیدا ہوا۔ ایک تیسری روایت جو اس سپاس نامہ میں ہے جو 1922ء میں مرزا بشیر الدین محمود نے حکومت برطانیہ کے حضور پیش کیا۔ اس میں مرزا محمود نے تاریخ پیدائش 1836ء تحریر کی ہے۔ شیخ محمد اکرم صاحب (مصنف کوثریات) نے مرزا کا جنم دن 1837ء لکھا ہے۔

لطیفہ

مرزا کے پوتے مرزا ناصر نے قومی اسمبلی کے اجلاس میں اپنی تاریخ پیدائش 16 نومبر 1909ء بتائی اور پھر کہا میٹرک کے ریکارڈ میں کچھ فرق ہے۔

خاندان

میں اپنے خاندان کی نسبت کئی دفعہ لکھ چکا ہوں کہ وہ ایک شاہی خاندان ہے اور بنی فارس اور بنی فاطمہ کے خون سے ایک معجون مرکب ہے۔ (تریاق القلوب ص 159) حقیقت یہ ہے کہ مرزا مغل تھا۔

انگریز مورخ سر لیپل گریفن اپنی کتاب تاریخ رئیسان پنجاب میں اس خاندان کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ خاندان سکھوں کے دور اقتدار میں سکھوں سے مل کر مسلمانوں کے خلاف پنجاب کے مختلف علاقوں میں جوہر شمشیر زنی دکھاتا رہا' جب انگریز پنجاب میں آئے تو یہ خاندان انگریز کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے خلاف نبرد آزما رہا جو کہ انگریز کی راہ میں رکاوٹ تھے۔

مرزا قادیانی اپنی کتاب البریہ اور اشتہار مورخہ 20 ستمبر 1897ء میں فرماتے ہیں میرے والد مرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں وفادار اور خیر خواہ آدمی تھے جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی

جن کا ذکر گریفن صاحب کی کتاب میں ہے۔ 1857 میں اپنی طاقت سے بڑھ کر انگریز کی مدد کی تھی یعنی پچاس گھوڑے اور سوار بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر کے وقت سرکار کی امداد کی۔ مجھے بہت افسوس ہے کہ بہت سی چٹھیاں خوشنودی حکام کی ملیں تھیں گم ہوگئیں۔ مگر تین چٹھیاں جو مدت سے چھپ چکی ہیں ان کی نقلیں حاشیہ میں درج کی گئی ہیں پھر میرے والد کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی مرزا غلام قادر خدمات سرکار میں مصروف رہا۔

مرزا قادیانی کا ارشاد

میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید وحمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارہ میں اس قدر کتابیں لکھیں ہیں اور اشتہارات طبع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔(تریاق القلوب ص25)

اپنے بارے میں مزید لکھتا ہے :انگریز کا خود کاشتہ پودا ہوں۔(تبلیغ رسالت ج ہفتم ص9)

لکھتا ہے : میں اپنے کام کو نہ مکہ میں اچھی طرح چلا سکتا ہوں نہ مدینہ میں ’نہ روم میں ‘نہ ایران میں ‘نہ کابل میں مگر اس گورنمنٹ میں جس کے اقبال کے لئے دعا کرتا ہوں۔(تبلیغ رسالت ج6ص69

بلکہ اس گورنمنٹ کے ہم پر اس قدر احسان ہیں کہ اگر ہم یہاں سے نکل جائیں تو نہ ہمارا مکہ میں گزارا ہو سکتا ہے اور نہ قسطنطنیہ میں‘ تو پھر کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم اس کے برخلاف کوئی خیال اپنے دل میں رکھیں۔(ملفوظات احمدیہ ج اول ص146)

اپنی جماعت کے لوگوں کو جو مختلف مقامات ہندوستان وپنجاب میں موجود ہیں نہایت تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ وہ میری اس تعلیم کو خوب یاد رکھیں جو تقریباً26برس سے تقریری اور تحریری طور پر ان کے ذہن نشین کراتا آیا ہوں۔ یعنی یہ کہ اس گورنمنٹ انگریز کی پوری اطاعت کریں کیونکہ وہ ہماری محسن گورنمنٹ ہے۔ ان کی ظل حمایت میں ہمارا فرقہ احمدیہ چند سال میں لاکھوں تک پہنچ گیا ہے اور اس گورنمنٹ کا احسان ہے کہ اس کے زیر سایہ ہم ظالموں کے پنجہ سے محفوظ ہیں۔ خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت ہے کہ اس نے اس گورنمنٹ کو اس بات کے لئے چن لیا تاکہ فرقہ احمدیہ اس کے زیر سایہ ہو کر ظالموں کے خونخوار حملوں سے اپنے تئیں بچاوے۔(رسالہ الحکم ج11ص2مورخہ10مئی1907ء)

ہم نے اس گورنمنٹ کے وہ احسانات دیکھے جن کا شکر کرنا کوئی سہل بات نہیں ہے۔ اس لئے ہم

اپنی معزز گورنمنٹ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم اس گورنمنٹ کے اس طرح مخلص اور خیر خواہ ہیں جس طرح ہمارے بزرگ تھے۔(رسالہ بدر ج7ص1 شمارہ نمبر11 مورخہ19مارچ1908ء)

یہ قوم شاہ وقت کے متعلق اپنے فرض کو خدا کے فضل سے خوب شناخت کرتی ہے کیونکہ ہمارے امام علیہ الصوۃ والسلام (علیہ ماعلیہ) نے جو تاج برطانیہ کا دلی خیر خواہ ہے۔اپنی شرائط بیعت میں دوسری شرط یہ رکھی ہے کہ ظلم وخیانت فسادات اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔(رسالہ الحکم

خدائے رحمان اپنے نبی ہمیشہ مبعوث کیا کرتا ہے اور ایسا ہی اس نے اس زمانہ میں ایک رسول بھیجا ہے اس نبی کا نام احمد ہے۔خدا کی طرف سے اس کو مسیح موعود کا خطاب بھی ملا ہے۔اس نے جنگوں کو بند کردیا ہے۔(البدر نمبر44 ج30ص6 مورخہ24نومبر1908ء)

یہی احمدی جماعت ہے جس کے اندر خدا کا رسول موجود ہے۔(رسالہ الحکم10جون1907ء)

مرزا قادیانی کے مختلف دعوے اور ان کی تصدیق

مرزا قادیانی نے سو کے قریب دعوے کیے جن میں چند مندرجہ ذیل ہیں :

☆............میں مبلغ اسلام اور مصلح ہوں۔ (مقدمہ براہین احمدیہ)

☆............میں مجدد ہوں۔ (حقیقت الوحی'ازالہ اوہام)

☆............میں محدث ہوں۔ (ازالہ اوہام)

☆............میں آئینہ خدانمائی ہوں۔ (نزول مسیح)

☆............میں مغل برلاس ہوں۔ (تریاق القلوب)

☆............میں (سید)بنی فاطمہ ہوں۔ (تریاق القلوب)

☆............میں یسوع کا ایلچی ہوں۔ (تحفہ قیصریہ)

☆............میں مسیح موعود ہوں'میں مہدی ہوں۔ (تریاق القلوب)

☆............میں مریم بھی ہوں عیسیٰ بھی۔ (حقیقت الوحی'کشتی نوح)

☆............میں مسیح ابن مریم ہوں۔ (حقیقت الوحی)

☆............میں ابن مریم سے بہتر ہوں۔ (درثمین)

☆............میں محمد ہوں۔ (ایک غلطی کا ازالہ)

☆............اسمہ احمد کا مصداق ہوں۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ)

☆............میں خاتم الانبیاء ہوں۔ (ایک غلطی کا ازالہ)

☆............میں صاحب شریعت نبی ہوں۔ (اربعین)

☆............میں تمام انبیاء سے افضل ہوں۔ (تتمہ حقیقت الوحی)

☆............میں میکائیل فرشتہ ہوں۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ' اربعین)

☆............میں خدا کا بیٹا ہوں۔ (اربعین)

☆............میں کرشن ہوں۔ (تتمہ حقیقت الوحی)

☆............میں کرم خاکی ہوں۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم)

یہ چند نمونے ہیں ورنہ مرزا قادیانی تو اور بہت کچھ بنتا اور بگڑتا رہا ہے۔ مگر خود ان سب کی تصدیق یوں فرمائی : میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر جو جھوٹوں پر لعنت کرتا ہے یہ گواہی دیتا ہوں کہ جو کچھ میں نے دعویٰ کیا ہے یا کچھ اپنے دعویٰ کی تائید میں لکھا ہے یا جو میں نے الہام اپنی کتابوں میں درج کئے ہیں وہ سب صحیح ہے' سچ ہے' درست ہے۔ (الراقم خاکسار مرزا غلام احمد رسالہ البدر نمبر 33ج3 یکم ستمبر 1904ء)

مرزا قادیانی کا اخلاق و کردار

مرزا قادیانی مرنجا مرنج طبیعت کا مالک تھا جس کا تذکرہ گو کہ بڑی پر لطف سچی حکایتوں پر مشتمل ہے مگر ہے بڑا تفصیل طلب۔ اس لئے اختصار کے طور پر صرف چند تعارفی نمونے۔

مرزا قادیانی اپنے سارے دعووں کے باوجود انتہائی فحش گو' بدزبان' جھوٹ کی حد تک مبالغہ آرا' اخلاقی اعتبار سے انتہائی گرا ہوا' شراب و افیون کا رسیا تھا۔ شرم و حیا ان کے یہاں روا نہیں تھی' یہ اثر ان کی اولاد میں بھی بڑا واضح نظر آتا ہے۔ بھول جانے کی عادت تھی بلکہ ہسٹیریا کے پکے مریض تھے' لہو و لعب میں جانا ان کے یہاں کوئی عیب نہیں تھا' زندگی میں ناکام عشق کیا اور محمدی بیگم کی حسرت لے کر قادیان کی خاک کا حصہ بن گئے۔ آپ کے کلام میں بکثرت شعائر اسلام کی گستاخیاں دیکھنے کو ملتی ہیں ان تمام اخلاق رذیلہ کی صرف چند جھلکیاں اور پھر تفصیلاً اخبار کے مضمون میں اٹھائے گئے دلائل پر بحث کریں گے۔ لیکن پہلے فضائل پڑھئے اور سر پیٹیے۔

"میری بیماری کی نسبت آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی۔" آپ

نے فرمایا تھا کہ مسیح جب آسمان سے اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوں گی۔ سو اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں۔ ایک اوپر کے دھڑ کی یعنی مراق اور دوسری کثرت بول۔ (تشحیذ الاذہان جون 1906ء)

حضور نے فرمایا ایک رنگ میں سب نبیوں کو مراق ہوتا ہے مجھ کو بھی ہے۔ (سیرت المہدی ج3

مرزا قادیانی نے بہت ساری زلزلوں اور تباہی کی خبریں اشتہارات کے ذریعے نشر کیں مگر کوئی خبر ان کے مرنے تک اور پھر آج تک سچی ثابت نہیں ہوئی۔

سیرت المہدی ج3 ص213 میں لکھا ہے کہ: حضرت کے یہاں رات کو عورتیں پہرہ دیتیں اور یہ ارشاد تھا کہ جب میری زبان پر کوئی لفظ جاری ہو تا سنو تو جگا دو۔ (بلا تبصرہ)

مرزا قادیانی کے مرید مفتی صادق قادیانی اپنی کتاب ذکر حبیب میں رقم طراز ہیں حضرت کی ایک دیوانی خادمہ تھی اور اندرون خانہ خدمت بجالاتی تھی۔ ایک دفعہ حضرت کمرے میں بیٹھے لکھنے پڑھنے میں مصروف تھے کہ دیوانی ایک کونے میں کپڑے اتار کر نہانے بیٹھ گئی۔ (بلا تبصرہ)

الفضل 20 مارچ 1928ء میں حضرت کے مرید غلام محمد قادیانی کا مضمون ہے کہ: میری بیوی پندرہ برس کی عمر میں حضرت کے پاس آئی۔ حضور کو مرحومہ کی خدمت خصوصاً پاؤں دبانہ بہت پسند تھا۔

ان حرکتوں پر ایک شخص محمد حسین قادیانی نے اعتراض کیا کہ مرزا قادیانی غیر عورتوں سے پاؤں کیوں دبواتے ہیں تو حضرت کے مرید خاص حکیم فضل دین قادیانی نے جواب دیا کہ وہ نبی معصوم ہیں ان سے مس کرنا اور اختلاط منع نہیں بلکہ موجب رحمت و برکت ہے۔ (اخبار الحکم ج11 13 اپریل 1907)

سیرت المہدی ج3 ص103 میں ہے کہ: حضرت صاحب کو سخت کھانسی ہوئی۔ ایسی کہ دم نہ آتا تھا۔ البتہ منہ میں پان رکھ کر قدرے آرام معلوم ہوتا تھا۔ اس وقت آپ نے اس حالت میں پان منہ میں رکھے رکھے نماز پڑھی۔

حضرت صاحب کی ان تمام خرافات کی وجہ ایک ہی تھی جس کا ذکر بیاض حکیم نورالدین قادیانی ص212 میں یوں ہے: مرض مراق کی علامات میں اہم ترین علامت یہ بیان کی گئی کہ مالیخولیا کو کوئی مریض خیال کرتا ہے کہ میں بادشاہ ہوں' کوئی خیال کرتا ہے کہ میں خدا ہوں اور کوئی خیال کرتا ہے کہ میں پیغمبر ہوں۔

حضرت مسیح موعود نے تریاق الٰہی دوا خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت بنائی اور اس کا بڑا جزا فیون

تھا۔ یہ دوا کسی قدر اور افیون کی زیادتی کے بعد حکیم نور الدین کو مرزا قادیانی چھ ماہ سے زائد تک دیتے رہے اور خود بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتے رہے۔(اخبار الفضل ج17 نمبر196 جولائی 1929ء)

مرزا قادیانی نے حکیم محمد حسن کو ایک خط لکھا کہ اس وقت میاں یار محمد کو بھیجا جاتا ہے۔ آپ اشیائے خوردنی خود خریدیں اور ایک بوتل ٹانک وائن کی پلومر کی دکان سے خریدیں۔ مگر ٹانک وائن چاہیے اس کا لحاظ رہے۔(خطوط امام بنام غلام ص5)

جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔(انوار الاسلام ص30 مندرجہ روحانی خزائن ص53 ج14)

میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے مگر بدکار عورتوں کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔(آئینہ کمالات اسلام ص547)

توہین انبیاء کے صرف چند نمونے

آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص7)(نعوذباللہ)

میرے نزدیک مسیح شراب سے پرہیز رکھنے والا نہیں تھا۔(ریویو ج1 ص122 / 1902ء)

یہ بھی یاد رہے کہ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔(ضمیمہ انجام آتھم ص5)(نعوذباللہ)

یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔(کشتی نوح حاشیہ ص75)(نعوذباللہ)

ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ ذیابیطس کے لئے افیون مفید ہے۔ بس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دی جائے۔ میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی لیکن اگر میں ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کر لوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا

کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا دوسرا افیونی۔ (نسیم دعوت ص69 روحانی خزائن ص636 ج19

یہ چند نمونے خرافات مرزا قادیان کے جس کی صفائی بیان کرنے کے لئے قلم اور کاغذ ضائع کیا جاتا ہے اور اخبارات کے ذریعے دھوکہ دہی کا عمل دہرایا جارہا ہے۔ مرزائی ساری بیاض اگر کھول دی جائے تو الامان والحفیظ' اب آیئے ان دلائل کی طرف جو مرزا حنیف محمود قادیانی نے شدومد سے مرزا اور مرزائیوں کے کفر کے دفاع کے لئے پیش کیے۔

ان کے تمام نقاط میں بنیادی چیز ختم نبوت ہے۔ بقول ان کے کہ حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے باوجود نبوت جاری ہے مگر امتی نبی ہوں گے جبکہ تمام مسلمانان عالم اسلاف واخلاف کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کسی اعتبار سے کوئی نبی نہیں آسکتا۔ یعنی خاتم النبیین کا مطلب سلسلہ نبوت ورسالت کو بند کرنے والے۔ افسوس کہ مرزے کو امتی بھی ایسے ملے جو اس کی اپنی کتابوں اور اس کے بیٹے کے فرامین کو پڑھنے کی زحمت گوارا نہیں کرتے ورنہ کب کے سب راہ راست پر آچکے ہوتے۔ ملاحظہ ہو حاشیہ کتاب البریہ 184

آنحضرت ﷺ نے بار بار فرمادیا تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث لانبی بعدی ایسی مشہور تھی کہ اس کی صحت میں کلام نہ تھا۔

میرے پر یہی کھولا گیا ہے کہ حقیقی نبوت کے دروازے خاتم النبیین ﷺ کے بعد بکلی بند ہیں اب نہ کوئی جدید نبی حقیقی معنی کی رو سے آسکتا ہے اور نہ کوئی قدیم نبی مگر ہمارے مخالف ختم نبوت کے دروازوں کو پوری طرح بند نہیں سمجھتے۔ (سراج منیر ص3)

اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا نیا یا پرانا اور قرآن کا ایک شعشہ یا نقطہ منسوخ نہیں ہوگا۔ (نشان آسمانی

ایسا ہی آپ ﷺ نے لانبی بعدی کہہ کر کسی نئے نبی یا دوبارہ آنے والے نبی کا قطعاً دروازہ بند کردیا۔ (ایام الصلح ص152)

مرزا قادیانی کے یہ دلائل پڑھ کر کوئی بھی سلیم الفطرت آدمی تمام مسلمانوں کے متفق علیہ عقیدہ پر ذرا بھی شک نہیں کرسکتا۔ مگر یہ راز بھی جاننا ضروری ہے کہ جیسا کہ اوپر مذکور ہے کہ مرزا قادیانی نے ایک نہیں پورے سو مختلف دعوے فرمائے اور ہر دعوے سے پہلے اس کی فضا سازگار کی۔ اسی حوالے

سے مرزا قادیانی کے اوپر تحریر شدہ دلائل موصوف کے دعویٰ نبوت ورسالت سے پہلے کے ہیں۔ اس کے بعد 1908ء کے لگ بھگ اپنے کفر یہ دعویٰ کا اظہار فرما کر واصل جہنم ہوئے اور نبوت کے دعوے کے لئے انہوں نے اپنے اوپر والے دلائل کا خود بڑے زور سے رد کیا بلکہ حنیف محمود قادیانی کے مضمون میں مندرجہ دلائل کو بھی توڑا اور خود کو مستقل، مکمل اور تشریعی نبی ظاہر کر کے پوری امت مسلمہ کے متفقہ عقیدہ ختم نبوت کی دھجیاں بکھیر کر اپنی اور جملہ معاونین ومتعلقین کی عاقبت خراب کی۔

مرزا قادیانی کہتا ہے: ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔(ص نمبر 127 'ملفوظات حضرت مسیح موعود از نومبر 1907ء تا 26 مئی 1908ء)

ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں اسی لئے ہم نبی ہیں۔ امر حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا اخفا نہ رکھنا چاہیے۔(ص 128 ' ملفوظات از نومبر 1907 تا 26 مئی 1908ء)

میری وحی میں امر بھی ہے نہی بھی۔ اس لئے میں شریعت والا نبی ہوں۔(اربعین نمبر 6)

میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا اور میرا نام نبی رکھا۔(تتمہ حقیقت الوحی ص 68)

مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کی پکی تصدیق ان کے فرزند ارجمند اور ان کے خلیفہ ثانی مرزا بشیر الدین محمود نے اپنی کتاب حقیقت النبوۃ میں یوں فرمائی ہے:

لیکن نبی کی حقیقی تعریف کا علم ہوا تو آپ (مرزا قادیانی) نے جان لیا کہ وہ لوگ میرے مقام تک نہیں پہنچے اور میں محدث نہیں بلکہ نبی ہوں۔(حقیقت النبوۃ ص 130)

پس شریعت اسلام نبی کے جو معنی کرتی ہے اس کے معنی سے حضرت مسیح موعود ہرگز مجازی نبی نہیں۔ بلکہ حقیقی نبی ہیں۔(حقیقت النبوۃ ص 174)

اس کے علاوہ رسالہ الحکم قادیان مورخہ 21 اپریل 1904ء میں یہ گواہی دی ہے کہ خدا تعالیٰ نے صاف لفظوں میں آپ کا نام نبی اور رسول رکھا اور کہیں بروزی اور ظلی نہ کہا۔ پس ہم خدا کے حکم کو مقدم کریں گے۔

بشیر الدین محمود القول الفصل کے ص 12 پر لکھتے ہیں کہ تمام کمالات نبوت اس میں اس حد تک

پائے جاتے ہوں جس حد تک نبیوں میں پائے جانے ضروری ہیں تو میں کہوں گا کہ ان معنوں کی رو سے حضرت مسیح موعود نبی تھے۔

اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے یہ کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں اسے کہوں گا کہ تو جھوٹا ہے۔(انوار خلافت ص 32)

اب آیئے عقیدہ ختم نبوت پر

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسانوں کی رشد وہدایت کے لئے سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور پھر یہ سلسلہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر مکمل طور پر ختم کر دیا۔ گویا آپ سلسلہ نبوت ورسالت میں آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ کو وہ سب کچھ عطا فرمادیا جو قیامت تک کے انسانوں کی ہدایت اور رہبری کے لئے کافی تھا۔ آپ کو ﴿کافة للناس بشیرا ونذیرا﴾ کہا گیا اور پھر آپ کی زبان سے ﴿یاایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعا﴾ کہلوایا گیا۔ آپ پر تکمیل دین اور اتمام نعمت کا اعلان سورۃ مائدہ میں فرمایا۔ آپ کا اسوہ حسنہ سب کے لئے ہونا' آپ کی ختم نبوت کی گواہی ہے۔ ارشاد ہے: "لقدکان لکم فی رسول الله اسوة حسنه" آپ ﷺ آخری نبی ہیں آپ کے بعد کسی نبی اور رسول کی کسی حوالے سے کوئی گنجائش نہیں۔ آیئے قرآن مجید کے بعد بالاتفاق سب سے صحیح کتاب صحیح بخاری' جلد اول ص 501 کھولئے۔ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا میری اور مجھ سے قبل کے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک نہایت خوبصورت عمارت بنائی مگر اس کے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہنے دی۔ لوگ اسی عمارت کے گرد پھرتے' عمارت کی بہت تعریف کرتے مگر کہتے کہ اس خالی جگہ پر اینٹ کیوں نہ لگائی؟ فرمایا وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔ یہ حدیث بخاری کے ساتھ مسلم نے بھی روایت کی ہے۔ گویا متفق علیہ ہے۔

مسلم اور بخاری کی ایک روایت ہے کہ بنی اسرائیل کی قیادت انبیاء کرتے تھے۔ جب کوئی نبی دنیا سے چلا جاتا تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

ترمذی کی روایت کردہ حدیث رسالت اور نبوت ختم ہو چکی ہے۔ میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ کوئی نبی۔

ابوداؤد کی روایت: میری امت میں تیں کذاب ہوں گے جن میں ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ

کرے گا۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ ذخیرہ حدیث میں دو سو سے زیادہ احادیث اس مسئلے کو ثابت کرتی ہیں کہ آپ آخری نبی ہیں۔ قرآن مجید میں ابتداء میں ایک ایسی وضاحت ہے جو کہ در حقیقت ایمانیات کا حصہ ہے۔ سورۃ بقرہ کی ابتدائی آیات میں ایمان بالغیب اور اقامت الصلوٰۃ کے بعد ارشاد ہے: وماانزل الیك وماانزل من قبلك" آیت کے اس حصے میں یہ وضاحت فرمادی کہ آپ کے بعد قطعاً کسی وحی یا صحیفے کی کوئی گنجائش نہیں اور نہ ہی کوئی نبی یا رسول ہوگا۔ اس کے علاوہ کتنی ہی آیات میں من قبلك کا ذکر قرآن اور رسالت مآب ﷺ کے لئے موجود ہے اور ہر جگہ بعد کی صراحتاً نفی نظر آتی ہے۔ (اگر کوئی بینا ہو)

قرآن کی ایک اور وضاحت حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ہر نبی کے بعد میں آنے والے انبیاء کا تذکرہ ان کی زبانی قرآن نے نقل کیا ہے۔ سب کے بعد انبیاء کی آمد کی بشارت ہے مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد صرف ایک نبی کا ذکر ہے اور وہ رسول اللہ ﷺ کی ذات ہے۔ آپ ﷺ کے ذکر کے ساتھ صرف پہلے انبیاء کا ہی ذکر ہے۔ اسی لئے کہ آپ کے بعد سلسلہ رسالت و نبوت مکمل ہو چکا۔ ملاحظہ ہو قرآن کی چند آیات

"اولئك الذین انعم اللہ علیہم من النبیین من ذریة آدم ۔ سورۃ مریم ۵۸" یہ وہ لوگ ہیں جن پر انعام کیا اللہ نے پیغمبروں میں آدم کی اولاد میں (یعنی آدم کے بعد انبیاء ہوں گے۔)

"انا اوحینا الیك كما اوحینا الی نوح والنبیین من بعد ۔ نساء ۱۶۳" ہم نے وحی بھیجی تیری طرف جیسے وحی بھیجی نوح پر اور ان نبیوں پر جو اس کے بعد ہوئے۔ (یعنی نوح کے بعد انبیاء ہوئے۔)

"ووھبنا لہ اسحق ویعقوب وجعلنا فی ذریتہ النبوۃ والكتاب ۔ عنكبوت ۲۷" اور دیا ہم نے اس کو اسحٰق اور یعقوب اور رکھ دی اس کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب۔

"ولقد آتینا موسیٰ الكتاب وقفینا من بعدہ بالرسل ۔ بقرہ ۸۷" اور بیشک دی ہم نے موسیٰ کو کتاب اور پے درپے بھیجے اس کے پیچھے رسول (حضرت موسیٰ کے بعد پے درپے رسول آئے۔)

"واذ قال عیسیٰ ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیكم مصدقا لما بین یدی من التورات ومبشرا برسول یأتی من بعد اسمہ احمد ۔ صف ۵" اور جب کہا

عیسیٰ بن مریم نے اے بنی اسرائیل میں بھیجا ہوا آیا ہوں اللہ کا تمہارے پاس یقین کرنے والا اس پر جو مجھ سے آگے ہے توریت اور خوشخبری سنانے والا ایک رسول کی جو آئے گا میرے بعد اس کا نام احمد۔

"وما محمد الا رسول قد خلت من قبلهه الرسل ۔ العمران ١٤٤" اور محمد تو ایک رسول ہے جو ہو چکے اس سے پہلے بہت رسول (عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ایک رسول اور دیگر تمام انبیاء اور رسول محمد ﷺ سے پہلے تھے)

"کذالك ارسلناك فی امة قد خلت من قبلها امم ۔ رعد ٣٠" اسی طرح تجھ کو بھیجا ہم نے ایک امت میں گزر چکی ہیں اس سے پہلے بہت امتیں۔

قرآن وحدیث کی ان واضح گواہوں کے بعد اور کسی دلیل کی ضرورت باقی نہیں رہتی اور جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا قرآن میں اسی طرح کی سو سے زائد دلیلیں اور احادیث ہیں دو سو سے اوپر دلیلیں روز روشن کی طرح مرزا قادیانی کے فریب کو واضح کرتی ہیں۔ تاہم مرزا حنیف محمود قادیانی نے جن تنکوں کا سہارا لیا کے متعلق تھوڑی سے گفتگو لابدی ہے۔ انہوں نے لفظ خاتم کو زبر کے ساتھ پڑھا اور اس کی معنی اعلیٰ کے سمجھے۔ اگر ان کی بات درس تسلیم کرلی جائے تو افضل مراد ہوگا اور حضور ﷺ کا افضل ہونا روز روشن کی طرح واضح ہے مگر مذکورہ بالا دلائل اور دیگر تصریحات کی روشنی میں آپ کے افضل ہونے کی وجہ سے آخری نبی اور رسول ہونے میں قطعاً کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس کے علاوہ خود مرزا قادیانی اپنی نبوت کے جھوٹے دعوے سے بہت عرصہ پہلے اسی بات کے قائل تھے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد نبوت ورسالت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہے۔ (ازالہ اوہام ج دوم ص 511) لہذا خاتم کو اگر افضل کے معنی میں بھی لیا جائے تو عقیدہ ختم نبوت میں کوئی فرق نہیں آئے گا اور آپ ﷺ کے افضل ہونے سے قطعاً آپ کے بعد نبوت کے دروازے کا قفل نہیں کھل سکتا۔ اس تصریح کے بعد اب آیئے اہل لغت اور علماء کے دروازے پر کہ وہ لفظ خاتم کی کیا وضاحت کرتے ہیں۔

اسلاف کے نزدیک سورۃ احزاب میں لفظ خاتم النبیین کی ہر دو قرات مشہور ہیں۔ ایک طبقہ (ت) کی زبر کے ساتھ خاتم پڑھتے ہیں جو اسم کے طور پر استعمال ہوتا ہے جس کے معنی آخری کے ہیں دوسری قرات (ت) کی زیر کے ساتھ ہے جو بطور فاعل کے ہے اور وہ ختم کرنے والے کے معنی میں آتا ہے۔ (ملاحظہ ہو معالم التنزیل از امام بغوی ج4 ص218)

مشہور عربی لغت لسان العرب دیکھئے خاتم (ت) کی زبر کے ساتھ ختم کرنے کے معنی میں آتا

ہے۔(ختم اللّٰہ علی امرہ بالخیر)ہر شے کے اختتام کو خاتم کہتے ہیں۔اس کی جمع خواتم ہے۔

یہ ایک جھلک ہے حقیقت یہ ہے کہ جملہ لغات اور تفاسیر میں اس آیت کے ذیل میں خاتم دونوں کے معنی نبوت اور رسالت کے اختتام پذیر ہونے کے ہی ہیں اور (ت) کی زبر یا زیر سے نبوت کا دروازہ نہیں کھل سکتا۔جب احادیث میں اس پر پکی مہر لگادی تو پھر گنجائش تلاش کرنا محض حماقت ہی ہے۔

آخری گذارش یہ ہے کہ مرزا قادیانی اور اس کی جھوٹی امت کا کفر شرعاً بالاجماع ثابت ہے۔آئین میں ان کو ان کی دلیلیں سننے کے بعد معزز ممبران قومی اسمبلی نے بہ ہوش و حواس بالاتفاق کافر قرار دے دیا ہے اور اس کے بعد ضروری قانون سازی بھی موجود ہے۔اس کے علاوہ پاکستان کی سب سے بڑی عدالت نے اتمام حجت کے لئے پوری بحث و تمحیص کے بعد ان کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کردی ہے اب خباری بیان کے ذریعے تنکے کا سہارا لینے کی بجائے حق کو تسلیم کریں اور مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا برملا انکار کرکے خود کو مسلمانوں کے زمرے میں شامل کرواکر نجات اخروی کا ذریعہ بنائیں۔خداوند کریم ہدایت کی توفیق دے۔آمین!

ممتاز عالم دین' نامور مفکر و دانشور' طبیب عصر اور اسلامی صحافت کے علمبردار

جناب مولانا حکیم عبدالرحیم اشرفؒ

(بانی پندرہ روزہ "المنبر" و ماہنامہ راہنمائے صحت' جامعہ تعلیمات اسلامیہ' جامعہ طبیہ اسلامیہ' اشرف لیبارٹریز)

کی پرعزم زندگی' لازوال جدوجہد' لائق تحسین کارناموں اور ان گنت کامیابیوں پر مشتمل

ایک پورے عہد کی ترجمان ضخیم دستاویز

عبدالرحیم اشرفؒ نمبر

تیاری کے آخری مراحل میں

مولانا حکیم عبدالرحیم اشرفؒ کے وہ قریبی ساتھی' قومی تحریکوں کے وہ ہمسفر' ملی جدوجہد کے وہ رفیق اور ان سے شناسائی رکھنے والے وہ حضرات جنہوں نے اس تاریخی دستاویز کے لئے ابھی تک اپنی نگارشات ارسال نہیں کیں' ان سے التماس ہے کہ وہ فی الفور اپنے مشاہدات و تاثرات قلمبند کرکے ارسال فرمادیں تاکہ انہیں عنقریب منظر عام پر آنے والی اس وقیع خصوصی اشاعت میں شامل کیا جاسکے۔

ڈاکٹر زاہد اشرف (مدیر اعلیٰ)

پندرہ روزہ "المنبر" پوسٹ بکس نمبر 64۔فیصل آباد۔

فون: 041-747601-2
فیکس: 041-747604

قادیانی جماعت اور زہر خوردنی

مولانا فقیر اللہ اختر

۲۷ دسمبر ۱۹۵۶ء کو قادیانی جماعت کے لاٹ پادری مرزا محمود قادیانی نے تقریر کی۔اس کا عنوان تھا ”نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر“ اس میں قادیانی جماعت کے گرو نے قادیانیوں اور لاہوری مرزائیوں کے درمیان اختلافات پر بحث کی ہے۔اس میں قادیانی جماعت کے بعض افراد کے زہر کھاکر ”خودکشی“ کے بعض واقعات بھی آگئے ہیں۔

عجیب یہ ہے کہ ہر دو گروپ نے ایک دوسرے پر ہر واقعہ کو زہر دیکر ہلاک کرنے کا الزام عائد کیا ہے ہمیں اس سے غرض نہیں۔ان واقعات کو ذیل میں اس لئے دیا جارہا ہے تاکہ قادیانی نسل کو معلوم ہو کہ وہ صرف کفر کی زہر کھاکر ایمان سے محروم نہیں ہورہے بلکہ زہر کھاکھاکر جان سے بھی محروم ہورہے ہیں۔قادیانیت قبول کرنے سے نہ جان محفوظ' نہ ایمان محفوظ۔مرزا محمود قادیانی تو ان دونوں کا ”ویری“ تھا۔جیساکہ واقف کار قادیانیوں (بالخصوص موجودہ قادیانی لاٹ پادری مرزا طاہر قادیانی) پر پوشیدہ نہیں۔

سید کبیر احمد کی زہر خوردنی سے ہلاکت

مرزا محمود قادیانی کہتا ہے کہ میاں عبدالسلام' عبدالوہاب اور عبدالمنان قادیانی (پسران حکیم نورالدین) کی والدہ (بیگم حکیم نورالدین) نے اپنے خاندان کی ایک لڑکی فاخرہ نام کی پالی ہوئی تھی۔

ادھر حضرت نصرت جہاں (مرزا غلام احمد قادیانی کی بیوی) نے اپنے وطن سے دوری کی وجہ سے اپنی خالہ کے ایک بیٹے سید کبیر احمد کو تعلیم کے لئے قادیان بلایا ہوا تھا۔جب حضرت خلیفہ اول مالیر کوٹلہ گئے تو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی لعنتی) نے فیصلہ کیا کہ اس بچے کو طب کی تعلیم دلوائی جائے اور اس کو بھی ان کے ساتھ ہی تعلیم کے سلسلہ میں مالیر کوٹلہ بھیج دیا گیا۔

کبیر احمد کا بیان ہے کہ حضرت خلیفہ اول کی دوسری بیوی نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ فاخرہ کا اس سے بیاہ کردے گی۔ لیکن بعض ایسے حالات کی وجہ سے جن کا حقیقی علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ سید کبیر احمد نے جو ہمارے خالہ زاد ماموں تھے زہر کھا کر خودکشی کرلی۔

اور سارے کوٹلہ اور دہلی میں یہ مشہور ہوگیا کہ اس خودکشی کی وجہ حضرت خلیفہ اول کی دوسری بیوی تھیں۔ چنانچہ آج تک بھی کچھ لوگ جو نواب لوہارو کے خاندان کے یا ہمارے ننھیال کے زندہ ہیں یہی الزام لگاتے چلے آرہے ہیں کہ کبیر احمد کو نعوذباللہ من ذالک اپنے خاندان کی بدنامی کے ڈر سے حضرت مولوی نورالدین قادیانی نے زہر دے کر مروادیا تھا۔ (نظام آسمانی ص ۲۶'۲۷)

مرزا محمود کو زہر دینے کا منصوبہ

مرزا محمود قادیانی نے حکیم نورالدین قادیانی کی بیوی سے کہا کہ :

"بڑی خوشی سے جایئے آپ کو یہ خیال ہوگا کہ شاید آپ (حکیم نورالدین قادیانی کی بیوی) کی وجہ سے مجھے خلافت ملی ہے۔ مجھے پرواہ نہیں آپ چلے جایئے اور اپنی بھڑاس نکالئے۔ پھر جاکر آپ کو تھوڑے دنوں میں ہی پتہ لگ جائے گا کہ جو کچھ سلسلہ آپ کی مدد کر رہا ہے۔ وہ اس کا دسواں حصہ بھی مدد نہیں کریں گے۔"

چنانچہ وہ پھر نہ گئیں۔ گو درمیان میں جماعت کی وفاداری کی وجہ سے ان کا یہ خیال دبتا رہا۔ مگر پھر بھی یہ چنگاری سلگتی رہی۔ چنانچہ ۱۹ / ۱۹۱۸ء میں دار حضرت خلیفہ اول میں مجھے زہر دینے کا منصوبہ کیا گیا۔ اس کے متعلق برکت علی قادیانی لائق لدھیانوی جو خود ان کے ہم وطن ہیں اور جن کے شاگرد اس وقت پاکستان میں بڑے بڑے عہدوں پر ہیں اور اب بھی مجھے خط لکھتے رہتے ہیں کہ ہمارے استاد بڑے نیک تھے۔ ان کا پتہ بتائیں۔ ان کی شہادت ہے کہ ۱۸ء میں :

"لاہور کے بعض معاندین نے حضرت اقدس (مرزا محمود قادیانی) کو زہر دینے کی سازش کی۔ اس طریق پر کہ اماں جی مرحومہ کے گھر میں حضور کی دعوت کی جائے اور دعوت کا اہتمام لاہوری معاندین کے ہاتھ میں ہو۔ مگر ایک بچے نے جوان کی سرگوشیاں سن رہا تھا۔ ساری سکیم فاش کردی۔" (نظام آسمانی ص ۴۲)

حکیم نورالدین کے بیٹے کو زہر دیا گیا

چنانچہ مرزا محمود قادیانی نے بھی جواب آں غزل کے طور پر حکیم نورالدین قادیانی کے بیٹے اور اپنے سالے عبدالحی قادیانی کو نوعمری میں اپنے گھر رکھ لیا۔وہ اچانک مر گیا۔اس پر حکیم نورالدین قادیانی کے دوسرے بیٹے میاں عبدالوہاب قادیانی نے مرزا محمود قادیانی پر تین وارداتوں کاالزام لگایا۔

ا...... عیش پرستی

2...... زہر دیکر ہلاک کرنا

3...... امتہ الحیی (دختر نورالدین قادیانی سے سیاسی شادی)

چنانچہ مرزا محمود قادیانی خود کہتا ہے کہ ۱۹۲۶ء میں میاں عبدالوہاب قادیانی کی طرف سے مجھ (مرزا محمود قادیانی) پر عبدالحی قادیانی کو زہر دینے اور عیش پرستی کرنے کا الزام لگایا گیا۔اس بارہ میں ملک عزیز احمد قادیانی رضاعی بھائی رشتہ دار حضرت خلیفہ اول واتالیق میاں عبدالوہاب قادیانی (جن کو ان کی ماں نے اتالیق مقرر کیا تھا) کی گواہی ہے کہ ۲۶ء میں میاں عبدالوہاب قادیانی نے حضور (مرزا محمود قادیانی) پر مندرجہ ذیل الزام لگائے:

(۱)............ میاں عبدالحی کو زہر دے دی۔

(۲)............ آپا امتہ الحی صاحبہ کی شادی سیاسی نوعیت سے کی گئی۔

(۳)............ آپ (مرزا محمود قادیانی) عیش پرست ہیں۔(نظام آسمانی ص ۴۵)

حکیم نورالدین کے پوتے کو زہر دیا گیا

مرزا محمود قادیانی نے اس پر قناعت نہ کی بلکہ حکیم نورالدین قادیانی کا دوسرا بیٹا عبدالسلام کا لڑکا عبدالباسط لائل پور (فیصل آباد) میں پڑھتا تھا۔اسے زہر دیا گیا۔

خود مرزا محمود قادیانی کہتا ہے کہ:

”۵۰ء میں میاں عبدالسلام قادیانی نے یہ کہا کہ عبدالباسط قادیانی ان کے بڑے بیٹے کو زہر دیا گیا ہے۔وہ لائل پور میں پڑھتا تھا۔“(نظام آسمانی ص ۶۸)

نتیجہ

(1)............مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی بیوی کی خالہ کے لڑکے کبیر احمد قادیانی کو حکیم نورالدین قادیانی کے پاس پڑھنے کے لیے بھیجا۔وہ (کبیر احمد قادیانی) حکیم نورالدین قادیانی کی بیوی کی پالتو لڑکی فاخرہ سے............۔ بعد میں زہر سے ہلاک ہوا۔

(2)............حکیم نورالدین قادیانی کے گھر میں لاہوری مرزائیوں نے مرزا محمود قادیانی کو زہر دینے کا منصوبہ بنایا۔

(3)............جواب میں مرزا محمود قادیانی نے حکیم نورالدین قادیانی کے نو عمر بیٹے عبدالحی قادیانی سے عیش پرستی کی اور وہ زہر سے ہلاک ہوا۔

(4)............حکیم نورالدین قادیانی کے دوسرے بیٹے عبدالسلام قادیانی کے بیٹے باسط قادیانی کو لائل پور میں زہر دیا گیا۔

قارئین!

قادیانیت ‘ایمان وعقیدہ‘ عمل و کردار کا مہلک زہر ہے۔اس مہلک زہر سے خود بھی بچیں اور اپنی اولاد کو بھی بچائیں۔

(درمیان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا میرے اور عیسٰی کے درمیان کوئی نبی نہیں وہ (عیسٰی بن مریم علیہم السلام) نازل ہونے والے ہیں پس جب تم انہیں دیکھو (ان علامتوں سے) انکو پہچان لینا وہ ایسے شخص ہونگے جنکا رنگ سرخی اور سفیدی کے درمیان ہوگا وہ رنگین کپڑے پہنے ہوئے ہوں گے (ان کا جسم ایسا شفاف ہوگا) گویا انکے سر سے پانی ٹپک رہا ہے اگرچہ اسمیں تری نہ پہنچی ہوگی پھر اسلام کے لئے لوگوں سے قتال کریں گے اور صلیب توڑ ڈالیں گے اور خنزیر کو قتل کردیں گے اور جزیہ موقوف کردیں گے انکے زمانے میں اللہ تعالیٰ سب مذہبوں کو مٹادے گا سوائے اسلام کے اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں مسیح الدجال کو ہلاک کر دے گا وہ (عیسٰی علیہ السلام) زمین میں چالیس سال رہیں گے اس کے بعد وفات پائیں گے

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام

اور مرزا غلام احمد قادیانی

ادارہ

نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کی تشریف آوری سے قبل اللہ تعالیٰ نے صاحب کتاب اور صاحب شریعت پیغمبر کی حیثیت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں اپنی آیت اور نشانی قرار دیا۔ آپ کی پیدائش معجزہ کے طور پر ہوئی کہ بغیر باپ کے آپ اس دنیا میں تشریف لائے۔ پیدا ہوتے ہی جب لوگوں کی طعن آمیز نگاہیں آپ پر پڑیں تو آپ والدہ کی گود میں بے ساختہ پکار اٹھے:

"میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھ کو کتاب دی۔ اس نے مجھ کو نبی بنایا اور مجھ کو برکت والا بنایا۔ میں جہاں کہیں بھی ہوں اور جب تک میں زندہ ہوں اس نے مجھ کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا اور مجھ کو میری والدہ کا خدمت گار بنایا اور اس نے مجھ کو سرکش اور بدبخت نہیں بنایا اور مجھ پر سلام ہے جس روز پیدا ہوا اور جس روز مروں گا اور جس روز میں زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے تیسری آسمانی کتاب انجیل عطا فرمائی۔ یہود قوم آپ کی مخالف ہو گئی۔ آپ کے دور کے دوسرے پیغمبر حضرت یحییٰ علیہ السلام کو آروں کے ذریعہ شہید کر دیا گیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر لٹکا کر قتل کرنے کی سازش کی گئی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قیامت تک زندہ رکھنا تھا اور قیامت سے قبل دنیا میں آپ کی تشریف آوری کو قیامت کی علامت قرار دینا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو

آسمانوں پر زندہ اٹھالیا اور قرآن مجید میں واضح کردیا کہ ہم نے ان کو اپنی طرف اٹھایا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے جھوٹے دعویٰ نبوت سے پہلے تو اپنے آپ کو مسیح موعود اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنانے کی کوشش کی اور اس کوشش میں اپنی ذات کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات سے بڑا اور بہتر ثابت کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اتنے توہین آمیز فقرے استعمال کئے کہ شیطان بھی شرما گیا۔ صرف نبی اکرم ﷺ کے پیروکار ہی نہیں بلکہ کسی بھی مذہب کے ماننے والے سے بھی اس قسم کے توہین آمیز جملے کسی پیغمبر کے بارے میں صادر ہونا ممکن نہیں۔ یہ تو کسی مرتد اور زندیق کی زبان ہی سے ادا ہو سکتے ہیں۔

مسیحی برادری جو آج قادیانیوں کی سرپرستی کر کے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہی ہے ذرا مرزا غلام احمد قادیانی کی ان تحریرات اور عقائد کو ملاحظہ کرے کہ کیا وہ اس کی حمایت کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوشنودی حاصل کر رہی ہے یا ناراضگی؟۔ نام نہاد احمدیت (قادیانیت) کے جال میں پھنسنے والے اور نرم گوشہ رکھنے والے مسلمان بھی ذرا مرزا غلام احمد قادیانی کی ان تحریرات کا مطالعہ کر کے فیصلہ کریں کہ کیا ایسا شخص مسلمان ہو سکتا ہے؟۔

۞ .... "آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آجاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔ مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔ یہ بھی یاد رہے کہ آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔"

(حاشیہ انجام آتھم ص ۵ 'خزائن ص ۲۸۹ ج ۱۱ از مرزا غلام احمد قادیانی)

۞ .... "نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب "طالمود" سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔"

(حاشیہ انجام آتھم ص ۶ 'خزائن ص ۲۹۰ ج ۱۱ از مرزا غلام احمد قادیانی)

۞ .... "آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا مگر شاید

یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط ہو گی۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگائے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۷' خزائن ص ۲۹۱ ج ۱۱ از مرزا غلام احمد قادیانی)

⬥............"یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے۔ اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔"

(کشتی نوح حاشیہ ص ۷۳' خزائن ص ۷۱ ج ۱۹' از مرزا غلام احمد قادیانی)

⬥............"خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔"

(دافع البلاء ص ۱۳' خزائن ص ۲۳۳ ج ۱۸' از مرزا غلام احمد قادیانی)

⬥............"

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء ص ۲۰' خزائن ص ۲۴۰ ج ۱۸' از مرزا غلام احمد قادیانی)

اے مسلمان!

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسے جلیل القدر' عظیم المرتب نبی کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی کی ہفوات آپ نے مطالعہ کیں۔ ان عبارات سے محسوس ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی زبان و قلم پر شیطان رقص کر رہا ہے اور یہ بدنصیب و بدزبان اس کے کہنے پر ایک جلیل القدر نبی کی توہین کا مرتکب ہو رہا ہے۔ ایسے شیطان صفت انسان کے ماننے والوں سے ہمارے تعلقات؟

کیا یہ ایمانی غیرت کے منافی نہیں!!!

☆......☆......☆

جانباز مرزاؒ

ابلیسِ قادیان

ہزار بار بھی ابلیس قادیاں سے اٹھے
دلوں سے نقش محمدؐ مٹا سکو گے نہ تم!

کبھی جو ساز فرنگی پہ تم نے گایا تھا!
وہ راگ جھوٹی نبوت کا گا سکو گے نہ تم

خدا نے چاہا' سلامت رہیں یہ دیوانے
کہیں بھی اپنا تماشہ دکھا سکو گے نہ تم

مجھے قسم ہے براہیم کے گلستان کی
کہ آگ کفر کی پھر سے جلا سکو گے نہ تم

جسے جلایا بخاریؒ نے خون سے اپنے
وہ شمع لاکھ بجھاؤ' بجھا سکو گے نہ تم

جہاں فریب نبوت دیا تھا تم نے کبھی
اجڑ چکی ہے وہ بستی بسا سکو گے نہ تم

ابھی تو بازوئے جانباز میں حرارت ہے
اب اپنے دجل کا پرچم اڑا سکو گے نہ تم

مرزا غلام احمد قادیانی کی تضاد بیانیاں

مولانا محمد قاسم رحمانی

قول اول :...... ”تیرھویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجماعی عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔“(ازالہ اوہام ص ۱۸۴ مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

تردید :...... ”واقعی یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ امت اجماع کو پیشگوئیوں کے امور سے کچھ تعلق نہیں۔“(ازالہ اوہام حصہ اول ص ۲۰۳)

قول اول :...... ”اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے اور سب پر ایمان لانا فرض ہے۔ پس مسلمانوں کو بڑی مشکلات پیش آئی ہیں کہ دونوں طرف ان کے پیارے ہوئے ہیں۔ جاہلوں کے مقابل پر صبر کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ کسی نبی کی اشارہ سے بھی تحقیر کرنا سخت معصیت ہے اور موجب نزول غضب الٰہی۔“(چشمہ معرفت حصہ دوم ص ۳۰، ۱۹۰۸ء)

تردید :...... ”یہودیوں عیسائیوں اور مسلمانوں پر بباعث ان کے کسی پوشیدہ گناہ کے یہ ابتلا آیا کہ جن راہوں سے وہ اپنے موعود نبیوں کا انتظار کرتے رہے ان راہوں سے وہ نبی نہیں آئے بلکہ چور کی طرح کسی اور راہ سے آگئے۔“(نزول المسیح ص ۳۵ حاشیہ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

قول اول :...... ”بعض احادیث میں عیسیٰ ابن مریم کے نزول کا لفظ پایا جاتا ہے لیکن کسی حدیث میں یہ نہیں پاؤ گے کہ اس کا نزول آسمان سے ہوگا۔“(حمامۃ البشریٰ مطبوعہ ۱۸۹۴ء)

تردید :...... ’’صحیح مسلم کی حدیث میں یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔‘‘(ازالہ اوہام ص ۷ ۲۲‘۱۵‘۸۱‘مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

قول اول :...... ’’بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کی کتابیں مجھے پڑھائیں۔‘‘(کتاب البریہ ص ۱۴۹ مطبوعہ ۱۸۹۷ء)

تردید :...... ’’میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا یہی حال ہے کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن شریف یا حدیث شریف یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہو۔‘‘(ایام صلح ص ۱۴۸‘ مطبوعہ ۱۸۹۹ء)

قول اول :...... ’’یہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی اور ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو۔ کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔‘‘(چشمہ معرفت ص ۲۰۹‘مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

تردید :...... ’’بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ واقفیت نہیں جیسے انگریزی‘ سنسکرت‘ عبرانی وغیرہ۔ جیسا کہ براہین احمدیہ میں کچھ نمونہ ان کا لکھا گیا ہے۔‘‘(نزول المسیح ص ۵۷‘مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

قول اول :...... ’’حضرت مسیح کی چڑیاں باوجود یہ کہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے۔ پھر بھی مٹی کی مٹی ہی تھی۔‘‘(آئینہ کمالات اسلام ص ۶۸‘مطبوعہ ۱۸۹۲ء)

تردید :...... ’’اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ان پرندوں کا پرواز قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔‘‘(ازالہ اوہام ص ۳۰۷‘ داول‘ ۱۸۹۱ء)

☆......☆......☆

حضرت مولانا قاضی محمد نواز خانؒ کا سانحہ ارتحال

تحریر: اعجاز احمد

22 دسمبر جمعۃ المبارک کو حضرت مولانا قاضی محمد نواز خانؒ بھی اس جہان رنگ وبو سے کوچ کر گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مولانا قاضی محمد نواز خانؒ کی ولادت 1922ء میں ڈھوڈیال نواں شہر ایبٹ آباد میں ہوئی۔ آپ کے والد کا نام قاضی محمد عرفان تھا۔ نواں شہر سکول سے مڈل کا امتحان پاس کیا۔ والد محترم سے فارسی نظم کی کتابیں پڑھیں۔ پھر کامرہ بستی شاہ والا 'ملتان' پنڈی کھیپ اور مدرسہ خادم الشریعۃ گوجرانوالہ میں تعلیم حاصل کی۔ 1942ء میں عالم اسلام کی قابل فخر درسگاہ دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا۔ 1943ء میں دارالعلوم دیوبند میں مولانا فخر الدین مرادآبادیؒ سے دورہ حدیث پڑھ کر سند فراغت حاصل کی۔ تعلیم سے فراغت کے بعد کاکول ایبٹ آباد کی جامع مسجد کے خطیب مقرر ہوئے اور بارہ برس تک اہلیان علاقہ کو اپنی علمی ضیاپاشیوں سے منور کرتے رہے۔ پھر 1962ء میں نواں شہر کی الیاسی مسجد کے خطیب مقرر ہوئے۔ 1968ء میں قاضی پیر محمدؒ نے دارالعلوم ہزارہ کو الیاسی مسجد منتقل کیا اور حضرت مولانا قاضی محمد نواز خانؒ دارالعلوم ہزارہ کے مہتمم منتخب ہوئے۔ آپ 36 برس الیاسی مسجد کے منبر و محراب کی زینت بنے رہے۔

آپ اسلام کے سچے داعی تھے اور نفاذ اسلام کے لئے آپ نے جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ 1970ء کے انتخابات میں بھی حصہ لیا۔ آپ جمعیت علماء اسلام کے ضلعی امیر بھی رہے۔ قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن کے علاوہ آپ کے شاگرد اندرون دیرون ملک کافی تعداد میں موجود ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت کی خاطر ان کی نمایاں خدمات ہیں۔ قادیانیوں کے خلاف انہوں نے عمر بھر جہاد کیا اور صدقہ جاریہ کے طور پر کئی نوجوانوں کو ختم نبوت کے محاذ پر کھڑا کر کے خود عقبیٰ کے سفر

پر روانہ ہو گئے۔

1974ء میں جب حق و باطل کا معرکہ ہوا تو اہلیان ہزارہ نے تحریک ختم نبوت میں بھر پور کردار ادا کیا اور دور صدیقی کی یاد تازہ کر دی۔ اس دور میں کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ہزارہ کا قیام عمل میں آیا تو اس کی مجلس مشاورت میں حضرت مولانا قاضی محمد نواز خانؒ کا نام نامی بھی شامل تھا۔ 11 جون 1974ء کو جناح باغ ایبٹ آباد میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس سے دیگر اکابر علماء کے علاوہ حضرت مولانا قاضی محمد نواز خانؒ نے بھی خطاب کیا۔ قادیانیوں کی شرارت سے شہر کے حالات خراب ہوئے۔ چند معصوم مسلم نوجوانوں پر فائرنگ کی گئی تو مجاہدین ختم نبوت میدان میں کود پڑے اور قادیانیوں کو ناکوں چنے چبوائے۔

اسی معرکے میں ایک مسلم نوجوان اخ شیر قادیانیوں کی فائرنگ سے شہید ہو گیا۔ اس کی نماز جنازہ پڑھانے کا شرف بھی حضرت مولانا قاضی محمد نواز خانؒ کو ملا۔ کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ہزارہ کا 16 رکنی وفد اسلام آباد میں پارلیمانی قائدین سے ملنے گیا تو اس وفد میں بھی حضرت مولانا قاضی محمد نواز خانؒ شامل تھے۔ بہر حال تمام امت کی قربانیاں رنگ لائیں اور 7 ستمبر 1974ء کو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔

1984ء کی مقدس تحریک ختم نبوت میں بھی آپ نے اہم کردار ادا کیا۔ آپ کی کاوشوں سے دسمبر 1988ء میں نواں شہر میں تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس قائم ہوئی اور آپ تادم مرگ اس کے سرپرست اعلیٰ رہے۔ 1990ء میں نواں شہر کی سرزمین پر دو مرتبہ فقید المثال ختم نبوت کانفرنس کرانے میں بھی آپ کا نمایاں کردار رہا۔ 1992ء میں قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اندراج کی جدوجہد میں آپ کا اہم کردار تھا۔ 1994ء میں جب بے نظیر حکومت نے امریکہ کے ایماء پر قانون توہین رسالت میں تبدیلی کی کوشش کی تو تمام ملت اسلامیہ اس ناپاک جسارت کے خلاف سراپا احتجاج بن گئی۔ اس وقت بھی حضرت مولانا قاضی محمد نواز خانؒ نے بھر پور جدوجہد کی اور مجلس تحفظ ختم نبوت کا ساتھ دیا۔ آپ کی محنت و کوشش کے نتیجہ میں نواں شہر میں ایک قادیانی کنبہ مرزا غلام احمد قادیانی کی جعلی نبوت پر لعنت بھیج کر حضور سرور کائنات خاتم النبیین ﷺ کی غلامی کے دائرہ میں آگیا۔

آپ اپنی بے پناہ مصروفیات اور بڑھاپے کے باوجود تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کے تمام اجلاسوں

کو رونق بخشتے رہے۔ ختم نبوت کانفرنسوں کی کامیابی کے لئے پوری پوری محنت کرتے۔ ختم نبوت کے پروانوں کی جانی ومالی ہر طرح سے امداد کرتے۔ آپ کی انہی خدمات جلیلہ کے نتیجے میں آپ کو 9 مارچ 1997ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد کا سرپرست اعلیٰ منتخب کیا گیا۔

حضرت مولانا قاضی محمد نواز خانؒ کو خداوند تعالیٰ نے حسن وجمال کی وافر مقدار سے نوازا تھا۔ آپ کا قد طویل تھا۔ جسم بھرپور' رنگت سرخ وسفید' چہرہ مردانہ وجاہت سے بھرپور' ہمیشہ صاف ستھرا اور عمدہ لباس زیب تن کرتے جو ان پر بہت جچتا تھا۔ سر پر ہمیشہ پگڑی پہنتے۔ حسن ظاہری کے ساتھ ساتھ اخلاص وعادات بھی اعلیٰ درجے کی تھیں۔ انتہائی ملنسار انسان تھے۔ ہر ایک سے بڑے پرتپاک انداز سے ملتے۔ مہمانوں کی خوب خاطر تواضع کرتے۔ نہایت ہنس مکھ تھے۔ ہر محفل کی جان ہوتے۔ پہلی بار ملنے والا ہمیشہ کے لئے ان کا گرویدہ بن جاتا۔ تعصب اور ذاتی دشمنی کو جانتے تک نہ تھے۔ اپنوں بیگانوں سب کے لئے سراپا شفقت تھے۔ ان کی نماز جنازہ میں علاقہ بھر کے مسلمان شریک ہوئے۔ بلاشبہ یہ نواں شہر کی تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ تھا۔ یہ سعادت بھی ان کے حصے میں آئی کہ رمضان المبارک میں دنیا کو الوداع کہا اور وہ بھی جمعۃ الوداع کے دن اور ان کی تدفین لیلۃ القدر کی مبارک رات میں ہوئی۔ ان کی زندگی سعادت کی زندگی تھی اور ان کی موت قابل فخر موت تھی۔ وہ تو جنت میں پہنچ گئے مگر اہلیان ہزارہ کو جدائی کا عظیم صدمہ دے گئے۔

حشر کا عالم کیا ہوگا!

کچھ اس کی خبر بھی ہے تجھ کو وہ سوز جہنم کیا ہوگا
جس آگ کا ایندھن انساں ہوں اس آگ کا عالم کیا ہوگا
یہ گنگ و گلے کا بولے گا قرطاس کا دورہ ٹوٹے گا
جب روح کھینچے گی رگ رگ سے اس وقت کا عالم کیا ہوگا
یہ جسم گواہی خود دے گا ہر حصہ بدن کا بولے گا
خاموش زباں ہوجائے گی اس وقت کا عالم کیا ہوگا
ایک بار خطا ہوجائے سو بار ادب سے توبہ کر
ایک اشک یہاں کا بہتر ہے وہاں گریہ بوند کا عالم کیا ہوگا

مولوی حسن احمد مکی

مبین ٹرسٹ (وقف)

مبین ٹرسٹ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ہے جس کی بنیاد توکل علی اللہ ہے۔

مبین ٹرسٹ کا انتساب سیدالاوّلین والآخرین و خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کی طرف ہے۔

مبین ٹرسٹ ایک خود مختار پرائیویٹ ادارہ ہوگا۔ کسی جماعت یا پارٹی سے منسلک نہیں ہوگا۔

مبین ٹرسٹ کا اوّلین مقصد صحیح اور سچی دینی تعلیمات کو قرآن و سنت کے مطابق پیش کرنا ہوگا

مبین ٹرسٹ غیر سرکاری، غیر سیاسی اور غیر تجارتی ہوگا

مبین ٹرسٹ کسی قسم کا سودی لین دین نہیں کرے گا

مبین ٹرسٹ تدریجاً تین زبانوں اُردو، عربی، انگریزی میں اشاعت کرے گا۔

مبین ٹرسٹ غیر ضروری اور فروعی اختلافات سے ہٹ کر "ضروریات دین" کی اشاعت صدقہ جاریہ کے جذبے سے کرے گا۔

مبین ٹرسٹ ہر قسم کے مناظرہ، بحث و تمحیص سے مکمل اجتناب کرے گا۔

مبین ٹرسٹ کسی قسم کا چندہ نہ کرے گا اور نہ کسی کو اس کی اجازت دے گا۔

مبین ٹرسٹ حکومت سے مالی امداد کی درخواست نہیں کرے گا۔

مبین ٹرسٹ اُمتِ مسلمہ کی بھلائی اور اتحاد کے لیے بھرپور کوشش کرے گا۔

مبین ٹرسٹ تمام مسلمانوں کی جان و مال عزت کو محترم سمجھتا ہے۔

مبین ٹرسٹ ذیلی فلاحی تدریسی، دینی اداروں کے لیے کوشاں رہے گا۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

قاری عبدالجبار کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال کے رہنما قاری عبدالجبار خطیب جامع مسجد و مہتمم جامعہ محمدیہ 6/85 آر کوٹ خادم علی شاہ کے والد معروف عالم دین حضرت مولانا محمد عبداللہ طویل علالت کے بعد گذشتہ روز انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ مرحوم کو مقامی قبرستان میں سینکڑوں معتقدین کی دعاؤں کے ساتھ سپرد خاک کردیا گیا۔ مرحوم کی نماز جنازہ میں تمام شعبہ حیات و مختلف مکاتب فکر کے لوگوں نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی راہنماؤں قاری منظور احمد طاہر' محمد اسلم بھٹی' اشفاق احمد چوہدری' مولانا نذیر احمد جالندھری' محمد ارشد خان اور رانا عبدالشکور طاہر نے خصوصی شرکت کی اور مرحوم کی وفات پر تعزیتی کلمات میں کہا کہ ہم قاری عبدالجبار کے اس غم میں برابر کے شریک ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قاری صاحب کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی ہمت اور توفیق دے اور مرحوم کو اپنے ہاں جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین ثم آمین!

قصور شہر میں گوہر شاہیوں کا اللہ دتہ مجاہد پر قاتلانہ حملہ

قصور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قصور تنظیم کے مخلص کارکن جناب اللہ دتہ مجاہد پر قادیانیوں کے اشارے پر گوہر شاہی فتنہ کے لوگ بوکھلا اٹھے۔ قانونی طور پر جب انہوں نے اپنی شکست دیکھی تو بزدلانہ حرکت کر کے ختم نبوت کے مشن سے ہٹانے کی کوشش تیز کر دی اور نہتے اللہ دتہ مجاہد پر اس وقت قاتلانہ حملہ کیا جب وہ اکیلے کچہری تاریخ پر جا رہے تھے۔ ان ظالموں نے چھریوں سے حملہ کیا۔ یہ خبر آناً فاناً پورے قصور شہر میں آگ کی طرح پھیل گئی۔ قصور میں لوگ دیوانہ وار گھروں سے باہر نکل آئے

تاجروں نے فوراً دکانیں بند کردیں۔ علماء کرام نے عوام الناس کے جذبات کو کنٹرول کیا اور جلوس کوٹ مراد خان سے ہوتا ہوا بلدیہ چوک پر پہنچا۔ اے سی قصور نے قاتلوں کی گرفتاری کا مکمل یقین دلایا مظاہرین نے جگہ جگہ ٹائر جلائے اور ختم نبوت زندہ باد' گوہر شاہی قادیانی مردہ باد کے نعرے لگاتے رہے اور جلوس کی قیادت مولانا سید زہیر شاہ ہمدانی' مولانا سرور قاسمی' چوہدری فضل حسین' چوہدری محمد اسحق ایڈووکیٹ' قاری یحییٰ شاہ ہمدانی' چوہدری محمد یونس بھٹی ' قاری حبیب اللہ قادری' حافظ عبداللطیف' حافظ محمد عبداللہ' حافظ محمد طارق' چوہدری میاں معصوم انصاری' چوہدری خوشی محمد کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں عوام نے جلوس میں شرکت کی۔ انجمن تاجران' ڈاکٹروں' وکلاء' سیاسی' مذہبی' عسکری' تنظیموں نے تمام آئمہ اور خطباء مساجد نے خطبہ جمعتہ المبارک میں بھرپور احتجاج کیا۔

دھرمیوالہ تحصیل دیپالپور میں گوہر شاہی فتنہ ختم ہوگیا

چوہدری غلام عباس تمنا ایڈووکیٹ جو عرصہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تنظیم کے سرگرم مخلص بے خوف جرات مند بے لوث وکیل ہیں۔ انہیں دھرمیوالہ ضلع اوکاڑہ کے مسلمانوں نے اطلاع دی کہ ہمارے شہر میں گوہر شاہی فتنہ پھیل رہا ہے اور دفتر کھل گیا ہے۔ گوہر شاہی فتنہ کے عقائد کا پرچار کرکے سادہ لوح مسلمانوں کو مرتد کیا جارہا ہے تو چوہدری غلام عباس تمنا نے اپنی تمام تر مصروفیات ختم کرکے قصبہ دھرمیوالہ پہنچے۔ چھوٹی اور بڑی مساجد' دیوبندی بریلوی مکتب فکر کے علماء اور غیور مسلمانوں نے وکیل صاحب کے بیانات سنے۔ ایڈووکیٹ نے قادیانی اور گوہر شاہی فتنوں سے عوام الناس کو روشناس کرلیا۔ قصبہ دھرمیوالہ میں سے مولانا ندیم سرور صاحب ودیگر ہزاروں لوگوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین اور چوہدری غلام عباس تمنا ایڈووکیٹ کا گوہر شاہی اڈہ ختم کرانے اور ان کا جنازہ نکال دینے پر دھرمیوالہ کے غیور مسلمانوں نے سکھ کا سانس لیا ہے۔

شیخ منیر عالم کے قاتلوں کو گرفتار کیا جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' لاہور کے مبلغ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور جامع مسجد کوثر کے خطیب سید ضیاء الحسن شاہ نے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ شیخ منیر شہید خدمت خلق سے سرشار دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے آدمی تھے۔ انہوں نے کہا کہ

اس قدر نیک اور صالح آدمی بھی ملک میں محفوظ نہیں تو اور کون محفوظ رہ سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انتظامیہ نے ہمیشہ کی طرح بے حسی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تاحال ان کے قاتل گرفتار نہیں کئے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ شیخ منیر عالم شہید کے قاتلوں کو فی الفور گرفتار کیا جائے۔

حضرت مولانا قاضی محمد نواز خانؒ کو خراج عقیدت

تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس ضلع ایبٹ آباد کے صدر وقار گل جدون، جنرل سیکرٹری ایچ ساجد اعوان اور سیکرٹری نشر و اشاعت اعجاز احمد نے اپنے مشترکہ بیان میں ہزارہ کے جید عالم دین اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا قاضی محمد نواز خانؒ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے مرحوم کی عقیدہ ختم نبوت کی خاطر نمایاں خدمات سرانجام دینے پر ان کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے۔ مرحوم پہلے تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس نواں شہر کے سرپرست بنے اور 9 مارچ 1997ء کو انہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد کا سرپرست اعلیٰ مقرر کیا گیا۔ انہوں نے فتنہ قادیانیت کی بھرپور سرکوبی کی اور مجاہدین ختم نبوت کی ہمیشہ سرپرستی کرتے رہے۔ ان کی وفات ہزارہ کے دینی و علمی حلقوں کے لئے کسی سانحے سے کم نہیں۔ بیان میں اس توقع کا اظہار کیا گیا ہے کہ مرحوم کے فرزند ارجمند قاضی ہرکیل الرحمٰن اپنے عظیم والد کے مشن کو آگے بڑھاتے ہوئے ختم نبوت کی تحریک میں نمایاں کردار ادا کریں گے۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت لاہور کا اجلاس

آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا اجلاس مرکزی جامع مسجد انارکلی لاہور میں قاری محمد زبیر صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں مولانا پیر سیف اللہ خالد، مولانا جمیل الرحمٰن اختر، مولانا محمد امجد خان، مولانا سیف الدین سیف، مولانا میاں عبدالرحمٰن، شیخ محمد نعیم بادشاہ، مولانا سید ضیاء الحسن شاہ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حاجی اللہ دتہ مجاہد، صاحبزادہ محمد طلحہ عابد، قاری نذیر احمد، سید حبیب اللہ شاہ، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، حافظ ذکاء الرحمٰن اختر، مولانا عزیز الرحمٰن نے شرکت کی۔ اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ آل فیتھ اسپریچول موومنٹ نامی فرضی تنظیم کی طرف سے گستاخ رسول کی سزا سے متعلق اشتہار بازی، بینرز، سٹیکرز اور مظاہروں کو روکنے کے لئے قانون کو حرکت میں لایا جائے اور لاہور کی دیوار پر ہونے والی چاکنگ کو مٹایا جائے۔

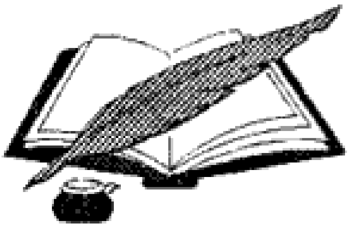

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے! ادارہ

نام کتاب : اسماء اللہ عزوجل جلد اول

مصنف : رشید اللہ یعقوب

صفحات : 256

قیمت : صدقہ جاریہ

ملنے کا پتہ : رحمتہ اللعالمین ریسرچ سنٹر مکان نمبر 8 زمزمہ اسٹریٹ 3

زمزمہ کلفٹن کراچی 75600

اسماء الٰہی کی تخریج تحقیق و توضیح پر اکابرین امت سے لے کر آج تک تقریباً ہر دور میں خامہ فرسائی کی گئی ہے۔ عربی' اردو' فارسی' سندھی' انگلش' ادب میں اس عنوان پر متعدد کتب موجود ہیں۔ جناب رشید اللہ یعقوب کو اللہ رب العزت نے اپنے اسماء مبارکہ کی خدمت کی سعادت کے لئے شرف قبولیت سے نوازا۔ انہوں نے انتہائی محنت سے اس عنوان پر 170 کتابوں کی مدد سے یہ کتاب مرتب کی ہے۔ آرٹ پیپر پر خوبصورت کئی رنگوں کی طباعت سے انہوں نے ایسا حسین گلدستہ تیار کیا ہے کہ بس دیکھتے ہی کتاب دل موہ لیتی ہے۔ تصنیف سے لے کر تقسیم تک ایسے عمدہ ذوق کا مظاہرہ کیا گیا ہے جس پر مصنف کو مبارکباد نہ دینا زیادتی ہوگی۔ پھر اس کتاب میں اسماء الٰہی سے متعلق جہاں سابقہ مباحث اور تحقیقات کا نچوڑ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے وہاں آج تک اس عنوان پر ہونے والے کام کی مکمل رپورٹ بھی مرتب کر دی ہے۔ غرض بہت ہی تحقیقی ذوق کا یہ کتاب مظہر ہے۔ ہمارے مخدوم محترم حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی' حضرت مولانا عبید اللہ کی اس پر تقریظات ہیں۔ جو اس کی ثقاہت کی دلیل ہیں۔ کتاب مفت صدقہ جاریہ کے طور پر تقسیم کر رہے ہیں۔ ڈاک سے منگوانے والے ڈاک کا خرچہ مبلغ -/35 روپے منی آرڈر بھیج کر اس گرانقدر تحفہ کو حاصل کر سکتے ہیں۔ پہلے آئیے پہلے پایئے کے تحت قارئین لولاک مندرجہ بالا پتہ پر منی آرڈر بھیج کر جلد اول حاصل کریں اور جلد ثانی کا انتظار کریں۔

نام کتاب : سلام کے فضائل ومسائل

مصنف : مولانا مفتی محمد عبداللہ

صفحات : 96

قیمت : 30روپے صرف

ملنے کا پتہ : (۱)... مدنی پبلی کیشنز العزیز مارکیٹ اردو بازار لاہور

(۲)... جامعہ خالد بن ولید ؓ کالونی وہاڑی

ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کو سلام (السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ) کہنا سنت نبوی ﷺ ہے اور اس کا جواب دینا مسلمان کے لئے واجب ہے۔ مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب مدرس جامعہ خالد بن ولید نے اس مسئلہ کی تمام تر تفصیلات کو نہایت ہی خوبصورت پیرایہ میں مختلف عنوانات قائم کر کے جمع کر دیا ہے۔ باحوالہ، مکمل تحقیق، آسان زبان میں موصوف کی بہت اچھی محنت ہے۔ اہل علم سے عامۃ المسلمین تک ہر آدمی اس سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ حضرت مولانا عبدالقادر صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی کی تصدیقات نے اس کی ثقاہت پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔

حضرت حاجی حق نواز صدیقی وحضرت مولانا محمد فاروق کا سانحہ ارتحال

جمعیت علماء اسلام ضلع ملتان کے امیر معروف تاجر رہنما اور ملتان کی ممتاز دینی و سماجی شخصیت الحاج حق نواز صدیقی کا بھی گذشتہ جمعہ کو انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون • موصوف جمعیت علماء اسلام کے ممتاز رہنما تھے اور اکابرین جمعیت سے ان کا گہرا دلی تعلق تھا۔ پرانے لوگوں کی روایات کے وارث تھے۔ بہت ہی خوبیوں سے قدرت نے ان کو نوازا تھا۔ خداوند تعالیٰ ان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں۔

اسی طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوں عاقل کے امیر جامع مسجد بازار روالی کے خطیب بزرگ عالم دین، درویش صفت رہنما، مجاہد فی سبیل اللہ حضرت مولانا محمد فاروق صاحب کا گذشتہ دنوں انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون • موصوف بہت ہی مخلص عالم دین تھے۔ دینی حمیت وغیرت کا نمونہ تھے۔ حق تعالیٰ نے ان کی ذات سے بہت ہی خیر وبرکت وابستہ رکھی تھی۔ اللہ رب العزت ان ہر دو حضرات کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق نصیب ہو۔ آمین!

دینی معلومات

مولانا محمد طیب فاروقی

سوال...... قابیل نے ہابیل کو کس جگہ قتل کیا؟۔

جواب......ابن کثیر نے کہا ہے کہ دمشق کی شمالی جانب میں قاسیون پہاڑ کے پاس ایک غار ہے جس کو "مغارۃ الدم" کہا جاتا ہے۔اہل کتاب کا کہنا ہے کہ یہاں قابیل نے ہابیل کو قتل کیا۔

سوال...... حضرت ادریس علیہ السلام کا اصل نام کیا ہے اور ان کو ادریس کہنے کی کیا وجہ ہے۔

جواب......اصل نام اخنوخ ہے اور ادریس (علیہ السلام) اس وجہ سے کہتے ہیں کہ انہوں نے سب سے پہلے درس کتاب دیا تھا۔

سوال...... حضرت ادریس علیہ السلام سے جاری ہونے والی چیزیں کونسی ہیں۔

جواب......(۱)... سب سے پہلے قلم سے حضرت ادریس علیہ السلام نے لکھا۔(۲)... سب سے پہلے علم نجوم کو جاننے والے حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔(۳)... تفسیر خازن میں ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام کپڑا سینے والے درزی تھے اور حضرت ادریس علیہ السلام نے سب سے پہلے سلا ہوا کپڑا پہنا۔اس سے پہلے لوگ کھال پہنا کرتے تھے۔(۴)... سب سے پہلے ہتھیار بنا کر دشمنوں سے حضرت ادریس علیہ السلام لڑے تھے۔(۵)... سب سے پہلے روئی کا کپڑا حضرت ادریس علیہ السلام نے پہنا۔

سوال...... حضور ﷺ اور حضرت ادریس علیہ السلام کے درمیان ملاقات کب اور کہاں ہوئی تھی

جواب...... حضور ﷺ اور حضرت ادریس علیہ السلام کے درمیان ملاقات معراج کے سفر میں چوتھے آسمان پر ہوئی تھی۔

سوال...... حضرت ادریس علیہ السلام کی پیدائش کس مقام پر ہوئی۔

جواب...... حضرت ادریس علیہ السلام مصر کے شہر "مف" میں ہوئی۔بعض نے کہا ہے کہ "بابل" میں پیدا ہوئے۔

سوال...... حضرت ادریس علیہ السلام کو کتنی زبانیں سکھائی گئی تھیں۔

جواب...... مصر میں 72 زبانیں بولی جاتی تھیں اور حضرت ادریس علیہ السلام کو ان تمام کا علم دیا گیا تھا۔

اشتیاق احمد

سفید جھوٹ

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب تذکرۃ الشہادتین میں ص 31 پر ایک دعویٰ کیا ہے... اس نے لکھا ہے:

"میرا حلیہ بخاری میں موجود ہے۔"

یہ پڑھ انسان بے ساختہ مسکرا دیتا ہے کہ مرزا بھی کیا چیز تھا... اس کے دعوے بھی کیا دعوے تھے... اس سے زیادہ ہمیں حیرت مرزائیوں پر ہوتی ہے... جو اسے نبی مان بیٹھے... جنہوں نے اس کے کسی جھوٹ کو پرکھنے کی بھی کوشش نہیں کی... حالانکہ وہ خود لکھتا ہے، جو ایک بات میں جھوٹا ثابت ہو جائے... پھر اس کی کسی بات کا کوئی اعتبار نہیں...

مرزا کے ایک نہیں... ان گنت جھوٹ ہم گنوا چکے ہیں... آیئے آج اس جھوٹ پر بات ہو جائے۔

اس کا کہنا ہے، میرا حلیہ بخاری میں موجود ہے... یہ جھوٹ بولنے کے لیے اس نے چالاکی یہ کی کہ یہ نشان دہی نہیں کی کہ بخاری کی کون سی جلد میں، کون سے باب میں اور کون سی حدیث میں اس کا حلیہ لکھا ہے... کیونکہ اگر وہ یہ لکھ دیتا تو عام مرزائیوں کے لیے بھی اس کا جھوٹ پکڑنا آسان ہو جاتا... اب ہر گھر میں اول تو بخاری شریف ہوتی نہیں... پڑھے گھروں میں ہے تو وہ ایک حدیث کیسے تلاش کریں... بخاری کوئی چھوٹی سی حدیث کی کتاب تو ہے نہیں... اس میں تو کئی ہزار احادیث موجود ہیں۔

صاف ظاہر ہے... اگر مرزا سچا ہوتا تو وہ ضرور بخاری کی جلد، باب کا نام، صفحہ نمبر اور حدیث کے راوی کی ضرور نشان دہی کرتا... سچا آدمی اپنی بات بالکل مکمل بیان کرتا ہے... جھوٹا ہمیشہ گول مول بات کرتا ہے... جس طرح مرزا کے دوسرے ان گنت دعوے بالکل گول مول ہیں... اسی طرح اس کا یہ دعویٰ بھی بالکل گول مول ہے..

اب ہم مرزائیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ انہیں جن بڑوں نے ورغلایا ہے... وہ ان سے پوچھیں... بخاری شریف میں مرزا قادیانی کا حلیہ کہاں لکھا ہے... کیا مرزائی اپنی آخرت کی فکر کر کے اس ایک بات کی تصدیق بھی مرزائی بڑوں سے نہیں کر سکتے... ساتھ ہی ہماری مرزائی بڑوں (دہی بڑوں نہیں) سے درخواست ہے... آپ لوگوں نے جن سادہ لوح لوگوں کو ورغلایا ہے... انہیں بخاری میں سے مرزا کا حلیہ ضرور نکال کر دکھائیں... تاکہ ان بے چاروں کا کچھ تو اطمینان ہو جائے...

نہ دکھا سکیں تو اپنے جھوٹا ہونے کا اعلان کر کے آخرت سنوار لیں... میرا مطلب ہے.. جھوٹا ہونے کا اعلان کر کے، مرزا کو جھوٹا کہہ کر نئے سرے سے اسلام کا کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جائیں.. ورنہ حلیہ نکال کر دکھا دیں، آخر اس میں حرج کیا ہے... ذرا ہم بھی تو دیکھیں مرزائی کتنے پانی میں ہیں... مگر نہیں... یہ پانی میں ہیں کب... یہ تو ایک حمام میں ہیں... جس میں سب ننگے ہوتے ہیں، افسوس...

احتساب قادیانیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اکابرین کے رد قادیانیت پر رسائل کے مجموعہ جات کو شائع کرنے کا کام شروع کیا ہے۔ چنانچہ 'احتساب قادیانیت جلد اول مولانا لال حسین اختر' 'احتساب قادیانیت جلد دوم مولانا محمد ادریس کاندھلوی' احتساب قادیانیت جلد سوم مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ کے مجموعہ رسائل پر مشتمل ہیں۔

احتساب قادیانیت جلد چہارم

مندرجہ ذیل اکابرین کے رسائل کے مجموعہ پر مشتمل ہو گی۔

مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ : "دعوت حفظ ایمان حصہ اول و دوم"

مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ "الخطاب الملیح فی تحقیق المہدی والمسیح' رسالہ قائد قادیان"

مولانا شبیر احمد عثمانیؒ : "الشہاب لرجم الخاطف المرتاب' صدائے ایمان"

مولانا بدر عالم میرٹھیؒ : ختم نبوت' حیات عیسیٰ علیہ السلام' امام مہدی' دجال' نور ایمان' الجواب الفصیح لمنکر حیات المسیح"

ان تمام اکابرین امت کے فتنہ قادیانیت کے خلاف رشحات قلم کا مطالعہ آپ کے ایمان کو جلا بخشے گا۔

رابطہ کے لئے:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

ردقادیانیت پر علماء کرام کی سہ ماہی تربیتی کلاس

◈...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں گاہے بگاہے ردقادیانیت پر تیاری کے لئے فارغ التحصیل علماء کرام کی سہ ماہی کلاس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

◈......10 ذیقعدہ 1421ھ سے سہ ماہی کلاس جاری کی جارہی ہے۔

◈...... جو حضرات اس میں شریک ہونا چاہیں وہ درخواستیں جھوادیں۔

◈...... کلاس میں شرکت کے خواہش مند حضرات کا وفاق المدارس پاکستان یا کسی مستند دینی ادارہ کا جید جدامیں سندیافتہ ہونا ضروری ہے۔

◈......ان حضرات کو قیام وخوراک کے علاوہ آٹھ سوروپے ماہانہ وظیفہ بھی دیا جائے گا۔

◈......ذوق مناظرہ اور شوق تبلیغ رکھنے والے حضرات جو امتحان میں باصلاحیت معلوم ہوں انہیں حسب ضرورت مجلس کے شعبہ تبلیغ میں خدمات کا موقع دیا جاسکتا ہے۔

◈......جملہ خواہش مند رفقاء سادہ کاغذ پر بمعہ مکمل پتہ کے درخواست جھوادیں اور سندات ہمراہ لف کریں۔

◈......تعلیم 10 ذیقعدہ کو شروع ہو جائے گی۔

درخواست ورابطہ کیلئے:

مرکزی ناظم اعلیٰ

(مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون :514122